ہفت روزہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

# ختم نبوۃ

# KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

انٹرنیشنل
جلد نمبر ۹، شمارہ نمبر ۱۲

## شرعی حدود کا
## قرآنی تصور
## اور اسلامی سزاؤں کا انکار

## صحیح
## دینی شعور کی کمی
## ہر فتنہ کا
## دروازہ

## ڈمروال بھارت میں
## ہندو مسلم فسادات
## کے وقت
## تائید ایزدی اور نصرت غیبی کے
## چند واقعات

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین
کے طفیل — (نظم)

وہ معزز تھے زمانہ میں مسلماں ہو کر

## مرزا طاہر حسن!

- پاگل کون تھا کون ہے؟
- اور پاگل خانہ کہاں ہے؟

## مذہب نے ہمیں کیا دیا؟
## اور ہم کدھر جا رہے ہیں؟

# قادیانیوں سے متعلق دو اہم استفتاء اور ان کا جواب

## کیا قادیانیوں کا مسلم قبرستان میں دبانا جائز ہے؟

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلے میں کہ بعض دفعہ قادیانی اپنے مردے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیتے ہیں اور پھر مسلمانوں کی طرف سے مطالبہ ہوتا ہے کہ ان کو نکالا جائے تو کیا قادیانی کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں اور مسلمانوں کے اس طرز عمل کا کیا جواز ہے؟ سائل: جاوید اقبال، جنوں

## الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قادیانی کافر اور مرتد ہیں کیونکہ قادیانی دعوئ اسلام کے باوجود ضروریات اسلام سے انکار کر رہے ہیں اور اسی کو ارتداد کہا جاتا ہے کسی کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں ہے ھندیہ ص ۱۵۹ ج ۱۔ بلکہ کفار و مشرکین کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا مگر کافر کی تدفین مسلمان کی تدفین سے مستغائر ہے کافر کو بغیر رعایۃ سنۃ لحد کے زمین میں دفنایا جائے گا (البحر ص ۱۹۱ ج ۲) اور مرتد تو کفار کے قبرستان میں دفن کرنے کے لئے دینا بھی ممنوع ہے بلکہ بغیر غسل و کفن کے کتے کی طرح کسی گڑھے میں گاڑا جائے گا۔

علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں

"اما المرتد فلا یغسل ولا یکفن وانما یلقی فی حفیرۃ کالکلب ولا یدفع الی من انتقل الی دینھم کما فی فتح القدیر ص ۱۹۱ ج ۲ البحر الرائق وھکذا فی الدر رد المختار ص ۹۵۵ ج ۱"

لہذا کسی قادیانی کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانا شرعاً جائز نہیں ہے اور اگر کسی جگہ میں مسلمانوں کے قبرستان میں سے قادیانیوں نے قادیانی کو دفن کر دیا تو چونکہ مسلمانوں کا قبرستان صرف مسلمانوں کے لئے ہی وقف ہوتا ہے کسی غیر کے لئے نہیں لہذا اس صورت میں قادیانی غاصب متصور ہوں گے تو اس طریقے سے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کے جرم کے ساتھ جرم غصب بھی لازم آگیا اور اس کے ساتھ ذمی کی میت کو اگرچہ اسلام نے محترم ٹھہرایا ہے مگر کافر اور مرتد کو نہیں در مختار رد محتار حوالہ بالا اور اسی طرح در مختار میں ہے عظم الذمی محترم اور رد المحتار میں ہے قولہ عظم الذمی محترم الخ فلا یکسر اذا وجد فی قبرہ لانہ کما حرم ایذاءہ فی حیاتہ الی قولہ واما اصل الحرب فان احتیج الی نبشھم الخ ص ۲۴۲ ج ۱) اور مرتد کافر حربی ہے چنانچہ جس طرح کہ حربی کے قتل سے قصاص واجب نہیں اسی طرح مرتد کے قتل سے بھی واجب نہیں (ھندیہ) اور مسلمانوں کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ مسلمانوں کی کسی چیز بالخصوص کسی موقوف چیز پر کسی کافر کا غاصبانہ قبضہ بشرط قدرت تو برداشت کرے ھندیہ ص ۲۲۳ ج ۲۔ وفی الحدیث المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یسلمہ الخ مشکوۃ ص ۴۲۲

لہذا صورت مذکورہ میں علاقہ کے مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اس قادیانی میت کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکال کر کسی گڑھے میں دفن کر دیں تاکہ ان جرائم کا ازالہ ہو جائے اور یہ صورۃ نبش حرام کی صورۃ نہ ہوگی کیونکہ غصب کی صورت میں مسلمان میت کا نبش بھی جائز ہے تو کافر اور مرتد کا تو بالطریق الاولیٰ جائز ہوگا۔ ھندیہ میں ہے المیت یخرج مادفن بعد ما طویلۃ او قلیلۃ لا یسع اخراجہ من غیر عذر ویجوز اخراجہ بالحذر والعذر ان یظھر ان الارض مغصوبۃ ص ۱۷۰ ج ۲

اور اگر بالفرض یہ تدفین وہاں کے کسی مسلمان کی اجازت سے ہوئی ہو تو اس کا بھی شرعاً کوئی اعتبار نہیں ہے کیونکہ یہ حق کسی کو حاصل نہیں کہ جہت موقوف علیہا میں تغیر اور تبدیل کر لیں رد المختار میں ہے۔

"فان شرائط الواقف معتبرۃ اذا لم تخالف الشرع وھو مالک فلہ ان یجعل مالہ حیث یشاء الخ ص ۳۹۵ ج ۳ وفیہ ص ۴۳۲ قولہ شرط الواقف کنص الشارع ای فی المفھوم والدلالۃ ووجوب العمل الخ۔

اور اسی طرح یہ ظاہر ہے کہ کوئی مسلمان کسی کافر کو مسلمانوں کے حق کے دبانے کی اجازت دینے کا مجاز نہیں ہے۔

یہ بھی ملحوظ ہو کہ چونکہ قادیانی صورۃ مذکورہ میں مسلمانوں کے وقف کے غاصب ٹھہر گئے ہیں اور اس میں تصرف کر کے اپنی میت اس میں دفن کر دی ہے اور اسی طرح صورت میں ایسے وقف مغصوبہ وقف کا استرداد ضروری ہے لہذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو اپنے مغصوب وقف کا استرداد کریں۔ کیونکہ ھندیہ میں ہے

"ولو غصبھا من الواقف او من والیھا غاصب الی قولہ فان کان الغاصب زاد فی الارض من عندہ ان لم تکن الزیادۃ الی قولہ فان القیم یسترد الارض من الغاصب بغیر شئ (ص ۴۲۷ ج ۲)

تنبیہ: اور جس طرح کہ ابتداءً کافر اور مرتد کی تدفین مسلمانوں کے قبرستان میں ممنوع ہے اسی طرح ابقاء بھی ممنوع ہے۔

یدل علی ذالک مافی الھندیہ بعد نصہ ھذا مقبرۃ کانت للمشرکین ارادوا ان یجعلوھا مقبرۃ للمسلمین فان کان آثارھم قد اندرست فلا بأس بذالک وان بقیت آثارھم بان بقی من عظامھم شئ ینبش ویقبر ثم تجعل مقبرۃ للمسلمین الخ ص ۴۷۹ ج ۲ فلیتامل۔

اور مسلم شریف کی حدیث میں ہے من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ الحدیث ص ۵۱ ج ۱۔

اس لئے مسلمانوں پر اس منکر کا ازالہ ضروری ہے ھذا ما عندی والعلم عند اللہ تعالیٰ ھو الموفق۔ کتبہ سیف اللہ حقانی عفا اللہ عنہ

رائے گرامی محدث کبیر مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب شیخ الحدیث وصدر دار الافتاء دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک،

یہ تحقیق بالصواب ہے حکومت اور وقفین اور مقامی بااثر اشخاص پر ضروری ہے کہ اس میت کو نکلوائیں یا نکالیں۔

مہر و دستخط، محمد فرید عفی عنہ

شیخ الحدیث وصدر دار الافتاء دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

باقی ص ۲۶ پر

# ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل


۲ تا ۸ صفر ۱۴۱۱ھ مطابق ۲۴ تا ۳۰ اگست ۱۹۹۰ء | جلد نمبر ۹ | شمارہ نمبر ۱۱

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا


## اس شمارے میں


۱ — دو استفسار اور ان کا جواب — ۲

۲ — صحابہ کرامؓ کے طفیل (نظم) — ۴

۳ — مرزا طاہر حسن (اداریہ) — ۵

۴ — ہر فتنہ کا دروازہ — ۷

۵ — شرعی حدود کا قرآنی تصور — ۱۰

۶ — قرآنی ضابطہ — ۱۱

۷ — مذہب نے ہمیں کیا دیا؟ — ۱۳

۸ — ہندو مسلم فسادات، تائید ایزدی کے واقعات — ۱۴

۹ — وہ معزز تھے زمانہ میں مسلماں ہو کر — ۱۶

۱۰ — واشنگٹن سے ایک سوال نامہ — ۱۸

۱۱ — عقیدۂ ختم نبوت — ۲۰

۱۲ — عالمی مجلس کے رہنماؤں کی پریس کانفرنس — ۲۳

۱۳ — قصبہ چیلووٹیس میں ولولہ انگیز تقریریں — ۲۴

۱۴ — شہید محمد عباس کے قاتلوں کیخلاف مقدمہ کی سماعت — ۲۵

۱۵ — ڈسکہ ٹیلی فون ایکسچینج میں قادیانی افراد کی تقرری — ۲۶



ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۰۳ … کراچی



**سرپرست**

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

**مجلس ادارت**

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

**سرکولیشن منیجر**

محمد انور



**رابطہ دفتر**

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ ۔ پاکستان
فون نمبر ۷۱۱۹۶۷

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.



**چندہ**

سالانہ — ۱۵۰ روپے
ششماہی — ۷۵ روپے
سہ ماہی — ۳۵ روپے
فی پرچہ — ۳ روپے

**چندہ**

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک یا ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت" الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

# صحابہؓ کے طفیل

ضو فگن ہو گئیں ظلمات صحابہؓ کے طفیل
سر ہوئیں کتنی مہمات صحابہؓ کے طفیل

مل گیا درسِ مساوات صحابہؓ کے طفیل
جاں فزا ہو گئے حالات صحابہؓ کے طفیل

شکر اللہ کہ ہم جیسے سیہ کاروں کو
مل گئیں خوب مراعات صحابہؓ کے طفیل

ربعِ مسکون میں ہر سمت پڑھی جاتی ہیں
روز قرآن کی آیات صحابہؓ کے طفیل

اہلِ ایمان کو ملتی رہیں گاہے گاہے
عرشِ اعظم سے ہدایات صحابہؓ کے طفیل

کس کو انکار ہے اس سے کہ ہمیں پہنچی ہیں
دینِ قیم کی روایات صحابہؓ کے طفیل

تختۂ دہر پہ تبدیل، چمن زاروں میں
ہو گئے لاکھوں خرابات صحابہؓ کے طفیل

فیضِ سرکارؐ سے ہوتا ہے سکینہ نازل
اہلِ ایمان پہ دن رات صحابہؓ کے طفیل

اہلِ سُنت پہ برستی ہیں مثالِ باراں
حق تعالیٰ کی عنایات صحابہؓ کے طفیل

اہلِ بیتؓ و شہ کونینؐ سے انشاء اللہ
خُلد میں ہوگی ملاقات صحابہؓ کے طفیل

اس میں کیا شک ہے کہ اصحابِؓ نبیؐ کے گستاخ
کھائیں گے کل کو بُری مات صحابہؓ کے طفیل

حشر کے روز عطا ہوں گے بلند و برتر!
اہلِ سُنت کو مقامات صحابہؓ کے طفیل

رحم فرمائے گا سرورؔ پہ بھی انشاء اللہ!
خالقِ ارض و سمٰوات صحابہؓ کے طفیل

حضرت سرور میواتی ، لاہور (پاکستان)

## مرزا طاہر سُنئے!

# پاگل کون تھا، کون ہیں اور پاگل خانہ کہاں ہے؟

مرزا طاہر کا بلڈ پریشر ہائی ہو گیا ہے جس کے اثرات دماغ پر بھی پڑنا شروع ہو گئے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اس نے ٹلفورڈ میں اپنے سالانہ عالمی جلسہ (جسے قادیانی ظلی حج قرار دیتے ہیں) میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ:

وہ قادیانیوں پر ظلم و زیادتی کرنے والوں پر خدا کا قہر نازل ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ لاقانونیت کی وجہ سے آج پورا پاکستان ایک پاگل خانہ بن چکا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ ظالموں پر خدا کا عذاب نازل ہو رہا ہے"۔ (جنگ لاہور ۳۱ جولائی ۱۹۹۰ء)

ہم اگر اس بیان کو "چور مچائے شور" کا مصداق قرار دیں تو بالکل صحیح ہو گا۔ اس لیے کہ اسے یہ بیان دینے سے پہلے اپنے دادا مرزا ئے قادیان کی زندگی پر ایک نظر ڈال لینی چاہیئے تھی اور پھر اپنے باپ آنجہانی مرزا محمود کا وہ گیارہ سالہ دور بھی پیش نظر رکھنا چاہیئے تھا جب اسے ایک کمرے میں قید رکھا گیا کیونکہ وہ پاگل ہو گیا تھا اور اس سے ملنے جلنے پر بھی پابندی عائد تھی۔ خود افراد خانہ بھی ملنے سے ڈرتے تھے کہ کہیں اس کے جراثیم ہمیں بھی اپنی لپیٹ میں نہ لے لیں۔ اس کی زبان پر ایک ہی لفظ ہوتا تھا۔ کتا... کتا... کتا... کتا.... کتا۔ پھر بالآخر وہ "کلب، بموت علیٰ کلب" کا مصداق ہو کر جہنم رسید ہو گیا۔

جہاں تک مرزا طاہر کے دادا مرزا قادیانی جہنم مکانی کا تعلق ہے تو اس کی تصدیق کے لیے کسی گواہ کی ضرورت نہیں حقائق خود بولتے ہیں۔

۱۔ مرزا قادیانی کو دائیں بائیں کی شناخت نہیں تھی۔ اس لیے دایاں بوٹ بائیں میں اور بایاں بوٹ دائیں پاؤں میں پہن لیا کرتے تھے۔

(منکرین خلافت کا انجام از جلال الدین شمس ص ۹۶)

۲۔ وقت معلوم کرنا ہوتا تو جیب سے گھڑی نکال کر ایک کے ہند سے یعنی عدد سے گن کر وقت کا پتہ بتاتے تھے اور انگلی رکھ کر ہندسہ گنتے جاتے تھے۔

(سیرۃ المہدی اول بشیر ایم اے پسر مرزا ص ۱۹۲)

۳۔ دو دو جرابیں اوپر تلے چڑھا لیتے مگر بار با جراب اس طرح پہن لیتے کہ وہ پیر تک ٹھیک نہ چڑھتی کبھی تو سرا آگے لٹکتا رہتا اور کبھی جراب کی ایڑی کی جگہ پیر کی پشت پر آجاتی۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ص ۱۹۶)

۴۔ مرزا قادیانی کو دورے بھی پڑتے تھے ایک دفعہ مرزا قادیانی نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی اور آسمان تک چلی گئی مرزا قادیانی نے ڈر کر چیخ ماری اور زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہو گئی ــــ اس کے بعد باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے۔ (سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۱۳)

۵۔ مرزا قادیانی کو مالیخولیا، مراق، ضعف حافظہ اور ہسٹریا تھا۔ جو عموماً عورتوں کو ہوتا ہے یہ علامتیں پاگل پن کی ہیں۔ (سیرۃ المہدی)۔

۶۔ یہ واقعہ تو مشہور ہے کہ مرزا قادیانی ایک جیب میں گُڑ اور ایک جیب میں کثرت پیشاب کی وجہ سے مٹی کے ڈھیلے رکھتا تھا۔ (یہ بات آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ مرزا قادیانی کو دائیں بائیں کی بھی تمیز نہ تھی) جس کی یہ حالت ہو تو وہ گُڑ کی جگہ ڈھیلے بھی کھاتا ہو گا۔

(مرزا کے حالات۔ مرتبہ، معراج الدین عمر)

(تتمہ براہین احمدیہ ج۔ اوّل ص ۶۷)

۷۔ بٹن اوپر کے نیچے اور نیچے کے اوپر لگا لیا کرتا تھا۔

۸۔ سر اور داڑھی پر تیل اتنا لگاتا کہ سینے تک بہہ جاتا صدری وغیرہ پر اس کے نشانات پڑ جاتے۔ (الحکم قادیان جلد ۳۸ نمبر ۶، ۲ فروری ۱۹۳۹ء)۔

۹۔ چابیوں کا گچھا ازار بند کے ساتھ باندھتا جو بوجھ کی وجہ سے لٹک جایا کرتا تھا۔ (اور جب چلتا تو چھن چھناہٹ کی آواز آتی تھی)

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۹۲)

۱۰۔ مختلف بیماریاں۔ جن سے مرزا کے جسم کا پورا نظام درہم برہم تھا۔

---

ہم یہ بھی بتا دیں کہ اللہ کا سچا نبی اپنی ساخت کے لحاظ سے کامل و مکمل ہوتا ہے۔ اس کی گفتار اور کردار میں فرق نہیں ہوتا۔ جسمانی عیوب اور صغیرہ کبیرہ گناہوں سے پاک و معصوم ہوتا ہے اگر اس میں کسی قسم کا جسمانی عیب ہو تو مخالفین کو اس کی پاک ذات پر اعتراض کرنے کا بہانہ مل جائے گا اس کے برعکس مرزا قادیانی میں جہاں روحانی عیوب تھے وہاں جسمانی عیوب بھی تھے رہی عقل تو اس سے وہ پیدل تھا۔

ممکن ہے مرزا طاہر یا اس کی ذریت مرزا قادیانی کے مذکورہ بالا عیوب کو اس کی سادگی پر محمول کرے لیکن ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ اللہ کے سچے نبی میں سادگی ہوتی ہے لیکن اس کی عقل کامل و مکمل ہوتی ہے اب مرزا طاہر بتائے کہ جس شخص کو الٹے سیدھے اور نیچے صفائی اور مٹی کے ڈھیلوں میں بھی تمیز نہ ہو وہ پاگل نہیں تو اور کیا ہے اور پھر جو ایسے شخص کو اس کے تمام دعاوی میں سچا قرار دیتے ہیں انہیں کون عقل مند قرار دے گا وہ تو اس سے بھی زیادہ پاگل قرار پائیں گے

اس وقت ربوہ پاکستان میں قادیانیوں کا مرکز ہے جب مرزا قادیانی اور اس کے تمام پیروکار مذکورہ بالا دلائل کی روشنی میں پاگل ٹھہرے تو ربوہ پاگل خانہ ہو گیا نہ کہ پاکستان ــــــ پاکستان الحمد اللہ عقلمندوں کا ملک ہے مرزا طاہر کا پاکستان کو پاگل خانہ قرار دینا اس کی پاکستان دشمنی کو ظاہر کرتا ہے وہ پہلے بھی ایسے خیالات کا اظہار کر چکا ہے اور آئندہ بھی کرتا رہے گا اس لئے کہ اس کے نزدیک برصغیر کی تقسیم ہی غلط تھی۔ اور مرزا طاہر کے والد کے نظریے یا پیشگوئی کے مطابق اس تقسیم کو ختم کر کے اکھنڈ بھارت بنانا اور اپنے اصل مرکز قادیان پہنچنا اس کے ایمان کا جزو ہے ــــــ تھوڑی دیر کے لئے ہم یہ تسلیم کر لیں کہ مرزا طاہر کے بقول پاکستان واقعی پاگل خانہ ہے تو اس صورت میں مرزا طاہر کو چاہئے کہ وہ یہاں سے تمام قادیانیوں کو نکال لے جائے اگر قادیانی یہاں سے جانے کے لئے تیار نہ ہوں اور یہیں رہنے پر بضد ہوں تو لے اپنے صم پر پٹرول چھڑک کر آگ لگا کے خودکشی کر لینی چاہئے کیونکہ تعجب نہیں کہ جس ملک میں رہتے ہیں جس میں ان کی جائیدادیں ہیں خاندانی افراد ہیں ہزاروں پیروکار موجود ہیں اسی کا کھاتے ہیں اور اسی کو پاگل خانہ بھی قرار دیتے ہیں۔

## شرم چہ کتیاست کہ پیش سرداں بیاید

جہاں تک ملک میں لاقانونیت کا تعلق ہے تو وہ بھی کسی اور کی نہیں مرزا طاہر اور اس کی ذریت کی پیدا کردہ ہے کہیں وہ ڈاکوؤں کے روپ میں سرگرم عمل ہیں اور کہیں تخریب کاروں کے روپ میں بھارتی خفیہ ایجنسی "را" سے ان کے روابط ہیں اس لئے کہ زیادہ تر قادیانی بھارتی سرحد کے نزدیک مقیم ہیں اتنی طویل سرحد پر کنٹرول کرنا کوئی آسان کام نہیں سندھ [illegible] ان کے یہاں بھی روابط ہیں اور بھارت میں بھی ــــ بہت سے تخریب کار ایسے پکڑے جا چکے ہیں۔ جنہوں نے بھارت سے اپنے روابط کا اعتراف کیا ہے۔ جھنگ میں ایک قادیانی اور دو ہندو گرفتار ہوئے جنہوں نے ایک رکشہ جلانے کا اعتراف کیا۔ وہ سندھ سے گئے تھے یہاں کراچی میں دو مسلح افراد گرفتار ہوئے۔ جن کا تعلق ربوہ سے تھا وہ دونوں قادیانی تھے۔

اسی طرح اندرون سندھ دہشت گردی اور جلاؤ گھیراؤ کے واقعات ہوئے انہیں مقامات پر ہوئے اور ہوتے ہیں جہاں قادیانی کچھ زیادہ تعداد میں آباد ہیں ــــــ کراچی کے این ایل سی کے ڈپو کا انچارج جنرل ضیاء الحق مرحوم کے دور میں قادیانی تھا وہ این ایل سی کے ٹرکوں کے ذریعے جو کنری جاتے تھے قادیانی اسٹیشن کے لئے اسلحہ پہنچاتا تھا ہم نے اسی وقت اس مسئلہ کو اٹھایا جس کی حکومت نے تردید نہیں کی تھی جس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ خبر صحیح تھی یہ اسلحہ صرف اور صرف تخریب کاری کے لئے [illegible] جاتا تھا۔

پچھلے دنوں ہم نے ماڈل کالونی کراچی کے بارے میں لکھا ہے کہ ماڈل کالونی کراچی کا ربوہ ثانی بن چکی ہے وہاں قادیانیوں کے پاس اسلحہ ہے اور وہ مہاجروں کو پنجابیوں کے خلاف اور مہاجروں کو پنجابیوں کے خلاف بھڑکا رہے ہیں اور ایسے شوشے چھوڑتے ہیں کہ مہاجر اور پنجابی اپنے مکانوں سے بے دخل ہونے پر مجبور ہو جاتے ہیں یہاں اگر ہم گوجرانوالہ، چک سکندر، سرگودھا اور پنجاب کے دوسرے علاقوں کا تذکرہ کریں تو بات طویل ہو جائے گی۔ الغرض ملک میں جو لاقانونیت ہے خواہ وہ سیاسی نوعیت کی ہو یا مذہبی نوعیت کی اس میں اصل اور خفیہ ہاتھ قادیانیوں کا ہے

مرزا طاہر یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی زندگی میں اپنے باپ کی اکھنڈ بھارت والی پیشگوئی پوری کر جائے کیونکہ موت کے سائے اس کے سر پر منڈلا رہے ہیں۔ بلڈ پریشر ہائی ہو چکا ہے جس کے اثرات دماغ پر پڑ رہے ہیں جب کہ زبان سے ان اثرات کا اظہار ہو رہا ہے۔

پاکستان کو پاگل خانہ قرار دینا یہ اس بات کا بین ثبوت ہے ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مرزا طاہر کے اس بیان کی روشنی میں پاکستان سے تمام قادیانیوں کو فوراً نکالے ورنہ محب وطن پاکستانی خود یہ فریضہ انجام دینے پر مجبور ہوں گے۔

---

## صحیح دینی شعور کی کمی

# ہر فتنہ کا دروازہ

از: حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ

کسی ملک اور کسی دور میں کوئی تحریک اس وقت تک کامیاب نہیں ہوتی جب تک قوم میں اس کے قبول کرنے کی صلاحیت اور آمادگی نہ پائی جاتی ہو اور اس کی بنیادیں اس کے قلب و دماغ میں پہلے سے موجود نہ ہوں، اگر قوم اس تحریک کے لئے پہلے سے تیار نہ ہوتی تو یہ آندھی اٹھتی ہے اور نکل جاتی ہے سیلاب آتا ہے اور گزر جاتا ہے، اعصابی دورہ (ہسٹیریا) بھی ایک عارضی کیفیت ہوتی ہے وہ زیادہ دیر قائم نہیں رہتی لیکن ان حالات و واقعات کا اتنے دن تک قائم رہنا اور ان کی عمومیت و وسعت بتاتی ہے کہ ملک میں پہلے سے اس بیماری کے جراثیم موجود تھے اور اس قوم کی اسلامی تعلیم و تربیت میں ضرور کچھ ایسی خامیاں رہ گئیں جن کی وجہ سے یہ روز بد دیکھنا پڑا

## صحیح دینی شعور کی کمی

میرے نزدیک اس کی سب سے بڑی وجہ اس قوم میں صحیح دینی شعور کی کمی تھی، قلب کے ساتھ دماغ کا مومن ہونا بھی ضروری ہے تنہا اسلام کی محبت کافی نہیں اس کے ساتھ خلاف اسلام فلسفوں اور دعوتوں کی نفرت بھی لازمی ہے بلکہ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر طاغوت اور شیطان اور جاہلیت کے داعیوں سے بغاوت اور بیزاری کا ایمان باللہ سے پہلے ذکر کیا گیا ہے

"پس جو کوئی سرکش کا انکار کرکے اللہ پر ایمان لے آیا اس نے ایک ایسا مضبوط سہارا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں۔ (سورہ بقرہ ۲۵۶)

خود کلمہ میں نفی کو اس بات پر مقدم رکھا گیا ہے اور "الا اللہ" سے پہلے "لا الٰہ" کہلوایا گیا ہے۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان کی تکمیل اس وقت تک نہیں ہوتی اور ایک مسلمان اس وقت تک حقیقی ایمان کا ذائقہ شناس نہیں ہو سکتا جب تک اس کو کفر اور مظاہر کفر سے وحشت اور دہشت نہ پیدا ہو، صحیح بخاری میں ہے

"تین باتیں جس میں ہوں گی وہ ایمان کی حلاوت محسوس کرے گا، ایک یہ کہ اللہ اور رسول اس کو ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں، دوسرے یہ کہ کسی انسان سے اس کو محض اللہ کے لئے محبت ہو، تیسرے یہ کہ اس کو کفر کی طرف واپس جانے کے تصور سے جبکہ اللہ نے اس کو اس سے نجات دے دی ایسی وحشت اور نفرت ہو جیسے آگ میں ڈالے جانے کے خیال سے ہوتی ہے۔" (صحیحین)

## جاہلیت کی صحیح معرفت ضروری ہے

مسلمان کو اسلام کے خلاف کرنے اور دشمنوں کا آلۂ کار بننے سے ایسی دہشت ہونی چاہیے کہ اگر خواب میں بھی کوئی واقعہ ایسا دیکھے تو اس کی دہشت سے چیخ نکل جائے اور دن بھر توبہ اور استغفار کرے جاہلیت سے صرف جذباتی نفرت ہی کافی نہیں مسلمان کے لئے جاہلیت کی صحیح معرفت ضروری ہے وہ کبھی اس کے بارے میں دھوکہ نہ کھائے اگر جاہلیت غلاف کعبہ اوڑھ کر اور قرآن مجید ہاتھ میں لے کر آئے جب بھی وہ لاحول پڑھے اور اس سے پناہ مانگے، وہ کسی بھیس میں اس کے سامنے آئے تو وہ اس کو پہچان جائے اور اس کو مخاطب کرکے کہے

بہ ہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

## شیطان کی حکمت عملی

شیطان کی حکمت عملی اور جنگی سیاست یہ ہے کہ وہ مسلمانوں میں جو کمزور پہلو دیکھتا ہے وہ اسی طرف سے حملہ آور ہوتا ہے وہ ہر طبقہ اور ہر فرد پر ایک ہی طریقہ اور ایک ہی ہتھیار نہیں آزماتا وہ دینداروں اور عابدوں کو عوام کے رجوع، تملق و فجور کی ترغیب نہیں دیتا کہ اس میں اس کو کامیابی کی امید نہیں وہ ان کو ریا، کبر، خود پسندی، حب جاہ اور حسد جیسے مرضوں میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ قومی سربلندی، حکومت و اقتدار کی ہوس اور دوسروں کے بجائے اپنے ملک کے وسائل کا خود استعمال کرنا اور اپنے اوپر خود حکومت کرنا اور اپنی زبان اور کلچر کو فروغ دینا ہر قیمت پر اپنے ملک کا بول بالا کرنا یہ وہ خوش نما اور دلفریب مقاصد اور یہ وہ دلکش اور شیریں خواب ہیں جن کے بڑے بڑے اہل علم اور بعض اوقات بڑے بڑے دیندار بھی فریفتہ ہو جاتے ہیں۔

## عربوں کی فریب خوردگی اور اس کی سزا

شیطان نے عربوں کو یہی سبز باغ دکھایا ان سے کہا کہ قرآن مجید تمہاری زبان میں نازل ہوا، اللہ کا رسولؐ تم میں مبعوث ہوا، خانہ کعبہ اور تمام عالم کا قبلہ تمہاری سرزمین میں ہے حرم اور رسول کی آخری آرام گاہ تمہارے ملک میں ہے تم قرآن و حدیث اور اسلام کے اسرار و حقائق کو جیسا سمجھ سکتے ہو دنیا میں کون سی قوم ایسا سمجھ سکتی ہے پھر اس سب کے باوجود خلافت کا مرکز تم سے ہزاروں میل دور دست دیار قسطنطنیہ میں ہو اور ترک تم پر حکومت کریں جن کی نہ زبان عربی نہ نسل عربی یہ منطق ایسی تھی کہ بہت سے عربوں نے جن کو اقتدار کی تمنا تھی اور وہ مدت سے ایک عرب امپائر کا خواب دیکھ رہے تھے نیز ان کو ترکوں سے بہت سی شکایتیں تھیں اور ان کے احساس برتری اور جارحانہ رویے سے نالاں تھے ترکوں کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا اور وہ برطانوی شاطروں کے مقاصد کا آلۂ کار بن گئے شریف مکہ نے مرکز اسلام میں بیٹھ کر اور شام و عراق کے عربوں نے اپنے اپنے ملکوں میں اتحادیوں کا ساتھ دیا اور ان کے منصوبے کی تکمیل میں معاون بن گئے ترکوں کو شکست ہوئی خلافت عثمانیہ کا خاتمہ ہوا ملت اسلامیہ کا شیرازہ منتشر

ہوگیا وہ حصار جس کے اندر مسلمان عزت کے ساتھ زندگی گزار رہے تھے منہدم ہوگیا مغربی طاقتوں کو اب کسی کا ڈر نہیں رہا اور مسلمانوں کی طرف سے کوئی انگلی ہلانے والا بھی نہیں رہا۔ اس کے نتیجے میں فلسطین یہودیوں کا قومی وطن بنا اسرائیل کی سلطنت قائم ہوئی جو عربوں کی چھاتی پر گھونسے کی طرح قائم ہے بیت المقدس یہودیوں کے قبضے میں چلا گیا یہ سب عصبیت جاہلیہ کا کرشمہ ہے جس کا عرب شکار ہوئے اور جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سہ

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

قرآن و حدیث کا ایک ادنیٰ طالب علم جانتا ہے کہ کسی نسل خون، رنگ، زبان، تہذیب کی بنا پر اندھا دھند حمایت اور جتھا بندی اس کی بنیاد پر محبت و نفرت، تعلق و قطع تعلق، صلح و جنگ وہ جاہلی عصبیت ہے جس کی مذمت سے قرآن و حدیث بھرے ہوئے ہیں، قرآن شریف میں ہے۔

جب کافروں نے اپنے دلوں میں ضد کی اور ضد بھی جاہلیت کی۔ (سورۃ الفتح ۲۶)

اور صحیح حدیث میں آیا ہے۔

وہ شخص جماعت مسلمین میں سے نہیں جو کسی عصبیت کی دعوت دے۔ وہ شخص جماعت مسلمین میں سے نہیں ہے جو کسی عصبیت کی بنیاد پر جنگ کرے وہ شخص جماعت مسلمین میں سے نہیں ہے جس کی موت عصبیت پر ہو۔ (ابو داؤد)

ایک مرتبہ ایک مہاجر اور ایک انصاری نے اپنی اپنی قوم کی دہائی دی اور مہاجر نے "اے مہاجرو" اور انصاری نے "اے انصاریو" کا نعرہ لگایا، آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا۔

" ان جاہلی نعروں کو چھوڑو یہ گندی اور بدبودار چیزیں ہیں"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان جاہلی نسبتوں اور ان کے نام پر اپیل کرنے اور ان کی دہائی دینے سے ایسی نفرت تھی کہ آپ نے ان سے کام لینے والوں کی ہر طرح سے ہمت شکنی اور توہین و تذلیل کی ہدایت فرمائی اور باوجود اس کے کہ آپ کسی بڑے سے بڑے دشمن کے لئے بھی کوئی درشت اور نامناسب لفظ استعمال کرنا پسند نہیں کرتے تھے آپ نے سخت ترین الفاظ استعمال کرنے کی اجازت دی اور اس میں مطلق مدد رعایت کرنے اور اشارہ کنایہ سے کام لینے سے بھی منع فرمایا۔

## زبانیں باعث رحمت یا باعث زحمت

درحقیقت زبانوں کا اختلاف بالکل قدرتی اور فطری ہے بلکہ اس کو قرآن مجید میں خدا کی ایک نعمت اور قدرت کی ایک نشانی کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور یہ آیت گزر چکی ہے۔

" اور اسی کے نشانات میں سے ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا جدا جدا ہونا اہل دانش کے لئے اس میں نشانیاں ہیں" (سورۃ الروم ۲۲)

لیکن جب اس زبان کے معاملہ میں غلو و مبالغہ کیا جاتا ہے اور اس کی تقدیس شروع ہو جاتی ہے اس کو معبود بنا لیا جاتا ہے تو وہ رحمت کے بجائے زحمت تعمیر کا ذریعہ بننے کے بجائے تخریب کا ذریعہ بن جاتی ہے اور اس کے استھان پر انسان اس طرح بھینٹ چڑھائے جاتے ہیں جیسے پہلے کبھی دیوتاؤں اور استھانوں پر انسانوں کی قربانی کی جاتی تھی زبان اس لئے ہے کہ وہ ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑے اس سے نکلا ہوا ایک لفظ مردوں میں جان ڈال دے اور محبت کے پھول برسائے بیگانوں کو یگانہ و دو کو ایک اور دشمن کو دوست بنائے اس کا کام نفرت پیدا کرنا انگارے برسانا، بھائی کو بھائی سے جدا کرنا، نفرت کا زہر پھیلانا نہیں، اگر زبان سے یہی کام لیا جائے لگا تو اس سے گونگا اور بے زبان ہونا ہزار درجہ بہتر ہے اور انسان اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ اگر دنیا کی سب قومیں اور قوموں کے تمام افراد گونگے پیدا ہوتے اور اشاروں سے باتیں کرتے تو شاید انسانیت کے حق میں یہ اس سے بہتر ہوتا کہ اپنی اپنی زبان کے غرور اور عشق میں بے گناہ انسانوں کا خون بہایا جائے۔ بے زبان عورتوں اور معصوم بچوں کو خاک و خون میں تڑپایا جائے اور ملک کو تباہی و بربادی کے عمیق غار میں دھکیل دیا جائے۔

## انسان زبان سے زیادہ قیمتی ہے

زبانیں انسانوں کے لئے بنی ہیں انسان زبانوں کے لئے نہیں بنے ہیں، ایک انسانی جان کی قیمت زبان و ادب کے پورے ذخیرے ہزاروں ادبی شاہکاروں، شعر و شاعری کے ہزاروں دفتروں اور فصاحت و بلاغت کے دریاؤں اور سمندروں سے زیادہ ہے زبانیں پیدا ہوئیں اور ختم ہوئیں سکڑیں اور پھیلیں ان میں ہزاروں تبدیلیاں ہوئیں لیکن انسان سدا سے انسان ہے اور ہمیشہ انسان رہے گا۔

## مسلمانوں میں دینی عمل اور شعور میں تناسب نہیں

ہمیں اس کا اعتراف کرنا چاہیے کہ ہم نے دینی جذبہ عبادت کا ذوق اور دینی معلومات کی ترقی کی جتنی کوشش کی اتنا شعور صحیح اور بیدار کرنے کی کوشش نہیں کی اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج بہت سے اسلامی ملکوں میں عمل اور شعور میں وہ تناسب نہیں جو ہونا چاہیے ایک آدمی آپ کو بڑا دیندار عابد تہجد گزار ملے گا لیکن اس کا دینی شعور بالکل ناپختہ اور طفلانہ ہوگا بعض مرتبہ وہ دین کے بنیادی تقاضوں سے ناواقف نظر آئے گا

ARFI JEWELLERS
عارف جیولرز
جویلرز عارفی
FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY
ممتاز زیورات ۔ منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman
Where trust is a Tradition.
PH
626236
ARFI JEWELLERS
34-MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

اور وہ اسی غلطی کر بیٹھے گا جو کسی صاحب شعور مسلمان سے حد درجہ مستبعد ہے یہ ممکن ہے کہ وہ جاہلیت اور اسلام کا بالکل فرق نہ سمجھتا ہو اور وہ نہایت آسانی کے ساتھ کسی جاہلی دعوت اور کسی عیار و شاطر کا شکار ہو جائے اور وہ اس کو اپنے مذموم مقاصد اور اسلام کی بیخ کنی کے لئے استعمال کرے، ہو سکتا ہے کہ وہ نیک نیتی اور سادگی کے ساتھ اس کام کو انجام دے اور اس عمل میں اور دین کے تقاضوں میں اس کو کوئی تضاد محسوس نہ ہو۔ تاریخ اسلام میں اس کی بہت سی مثالیں ملیں گی اور حالیہ واقعات اس کا بہترین نمونہ ہیں جن میں ان مسلمانوں نے جو اپنے دینی جذبہ میں ہندوستان کی دوسری آبادی کے مقابلہ میں زیادہ نیک نام تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے اثر پذیری اور رقت کا حصہ وافر عطا فرمایا، جو دین اور شعائر دین سے والہانہ محبت رکھتے تھے جو وعظ کے مجالس اور دینی اجتماعات میں لاکھوں کی تعداد میں جمع ہوتے تھے اور پروانوں کی طرح ٹوٹ پڑتے تھے بہت سے مقامات میں سیاسی شاطروں کی چالاکی کا شکار ہو گئے اور اس خونی کھیل میں شریک ہو گئے یا کم سے کم اس فتنہ کا اس جرأت سے مقابلہ نہیں کر سکے جس جرأت سے ایک صاحب شعور قوم کو کرنا چاہیے تھا۔

## صحابہ کرامؓ کی جامع تربیت

لیکن صحابہ کرامؓ کا معاملہ اس سے بالکل الگ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مکمل اور جامع تربیت فرمائی تھی۔ جہاں ان کے اندر عمل کا وہ جذبہ پیدا کیا گیا تھا جس کی مثالیں دنیا کی تاریخ میں ناپید ہیں وہاں ان کے اندر ایک ایسا شعور پیدا کر دیا تھا کہ وہ صحیح اور غلط، ظلم و عدل اور جاہلیت و اسلام میں ہر وقت امتیاز کر سکتے تھے ان کا ذہن اتنا سلیم اور مستقیم بنا دیا گیا تھا کہ کوئی ٹیڑھی چیز اس میں گھس نہیں سکتی تھی جیسے کسی نلکی میں کوئی ٹیڑھی چیز ٹیڑھی ہو کر داخل نہیں ہو سکتی اسی طرح ان کا ذہن سلیم کسی کج چیز کو قبول نہیں کرتا تھا میں اس کی ایک بہت واضح اور طاقتور مثال پیش کرتا ہوں آپ کو معلوم ہے کہ صحابہ کرامؓ کا تعلق ذات نبوی سے ہے اور کیسا تھا؟ مختصر یہ ہے کہ توحید کے دائرہ میں رہتے ہوئے کسی انسان کو کسی انسان سے جتنی عقیدت اور تعلق ہو سکتا ہے وہ صحابہ کرامؓ کو آپؐ کی ذات مبارک سے تھا اور جس کو فارسی کے کسی شاعر نے اس اجمالی مصرعہ میں بیان کیا ہے کہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

وہ یہ بھی جانتے تھے کہ آپؐ کے مبارک لبوں اور زبان سے جو چیز نکلتی ہے اس کا منبع اور سرچشمہ وحی اور ہدایت الٰہی ہے اور آپ کوئی بات اپنے نفس کے تقاضے سے نہیں فرماتے تھے۔ ان کا ایمان تھا کہ

"اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں یہ قرآن تو حکم ہے جو ان کی طرف بھیجا جاتا ہے۔ (سورۃ النجم ۴)"

ان خصوصیات کو سامنے رکھ کر اب یہ دیکھیے کہ آپؐ نے ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ کی مجلس میں فرمایا: "اپنے بھائی کی مدد کرو ظالم ہونے کی حالت میں بھی اور مظلوم ہونے کی حالت میں بھی۔" اس عقیدت اور عشق کا تقاضا جس کا اوپر ذکر ہوا تھا کہ وہ اس ارشاد کو بے چون و چرا مان لیتے اور آنکھیں بند کر کے اس پر عمل کرتے ایسے واضح الفاظ میں فرما دیئے اور اہل زبان ہونے کے بعد ان کے کچھ دریافت کرنے اور وضاحت چاہنے کا کوئی موقع نہ تھا لیکن جس انداز پر ان کی اس وقت تک تربیت ہوئی تھی علم کی جو دولت وہ اس زبان مبارک سے ابھی تک سنتے آئے تھے اور ظلم کا ساتھ نہ دینے کی ان کو جس طرح تلقین کی گئی تھی ان کو اس میں آج کے ارشاد میں ایک کھلا ہوا تضاد محسوس ہوا وہ خاموش نہ رہ سکے اور انہوں نے ادب سے عرض کیا۔

"اے خدا کے پیغمبر مظلوم ہونے کی حالت میں تو مدد کی جائے ظالم ہونے کی حالت میں کیسے مدد کی جا سکتی ہے؟"

آپؐ نے قطعاً اس پر اپنے کسی کبیدگی کا اظہار نہیں فرمایا اور نہ اس پر سرزنش کی بلکہ نہایت بشاشت کے ساتھ اپنے اس قول کی تفصیل اور اپنے اس ارشاد کی تشریح فرمائی۔ فرمایا ہاں ظالم کی بھی مدد کی جا سکتی ہے اور کرنا چاہیے مگر اس کا طریقہ کیا ہے؟ ظالم کی مدد یہ ہے کہ اس کا ہاتھ پکڑ لو اس کو ظلم نہ کرنے دو اب آنکھوں پر سے پردہ اٹھ گیا تھا اور جو گرہ پڑ گئی تھی کھل گئی تھی۔

## کسی مخلوق کی ایسی اطاعت جائز نہیں
## جس میں خالق کی نافرمانی ہوتی ہو

اس شعور کی ایک دوسری مثال لیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی عبداللہ بن حذافہ کی سرکردگی میں مسلمانوں کا ایک دستہ بھیجا جن کی سیرت و کردار کی اصطلاح میں (مزاح) بھیجتے ہیں آپ نے ساتھ جانے والوں کو حکم دیا کہ اپنے امیر کی پوری اطاعت کرنا۔ ایک موقع پر امیر نے کسی بات کا حکم دیا اس کی تعمیل میں ذرا تاخیر ہوئی انہوں نے اس پر غضبناک ہو کر لکڑیوں کے جمع کرنے کا حکم دیا جب لکڑیاں جمع ہو گئیں تو انہوں نے اس کو آگ دکھائی اور ایک الاؤ روشن ہو گیا انہوں نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ اس میں کود پڑو۔ ساتھیوں نے انکار کر دیا انہوں نے کہا کہ کیا تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بات ماننے کا حکم نہیں دیا تھا؟ ساتھیوں نے کہا بے شک دیا تھا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ ہم نے اس آگ سے بچنے کے لئے اسلام کو قبول کیا اور آپ کا دامن تھاما ہے اب ہم اسی میں کیسے چھلانگ لگائیں؟ بات ختم ہو گئی یہ فوج جب مدینہ آئی تو امیر لشکر نے آپ کی عدالت میں یہ مقدمہ پیش کیا اور اپنے ساتھیوں کی شکایت کی آپ نے ان کے عمل کی تصویب فرمائی اور فرمایا کہ اگر یہ اس آگ میں گھس جاتے تو پھر کبھی نہ نکل سکتے تھے آپ نے فرمایا کہ۔

"اطاعت نیک کام ہی میں جائز ہے" بخاری و مسلم

آپ نے امت کو یہ زریں اصول دیا جو اس کی ہر دور میں رہنمائی کرتا رہا ہے اور جس نے بڑے نازک موقعوں پر جابر اور مستبد بادشاہوں کی اندھا دھند اطاعت اور گمراہ کن قائدین اور رہنماؤں کی غیر مشروط پیروی اور رفاقت سے روکا ہے وہ اصول یہ تھا کہ "کسی مخلوق کی ایسی اطاعت جائز نہیں جس میں خالق خدا کی نافرمانی ہوتی ہو اور اس کا کوئی حکم ٹوٹتا ہو۔"

تاریخ اسلام میں مسلمانوں نے بڑے بڑے نازک موقعوں پر اپنے دماغ کی توازن اور اپنی قوت تمیز کو برقرار رکھا اور وہ ہر فتنہ کی آگ کا ایندھن نہیں بن سکے ان میں ایسے ایسے جری اور دینی مصلح اور عالم پیدا ہوئے جنہوں نے وقت کے دھارے میں بہنے سے انکار کر دیا اور اس اصول کے ماننے سے انکار کیا کہ۔

چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی

وہ واقعات جن کی تاریخ کربلا کے میدان سے شروع ہوتی ہے اور کسی نہ کسی شکل میں اس وقت بھی اس کی جھلک نظر آسکتی ہے یہ سب اسی زریں اصول کا نتیجہ تھا۔

# شرعی حدود کا قرآنی تصور (۱)

# اسلامی سزاؤں کا انکار

از: حافظ محمد ثانی فاضل جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن

جدیدیت کی جو صدائے بازگشت آج منظرِ عام پر آ رہی ہے اور اسلام کو جدید تقاضوں میں ڈھالنے کا جو کھوکھلا نعرہ دورِ حاضر میں عوام الناس کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے اس میں سرِ فہرست اور اساسی مسئلہ احکامات قرآنی سے انحراف کا ہے۔ آج نام نہاد تہذیب جدید کے دلدادہ اور مغربیت کے پروردہ آزادیٔ فکر اور آزادیٔ مذہب کے علمبردار اسلام اور تعزیراتِ اسلام پر انتہائی رکیک حملے کر رہے ہیں۔ درحقیقت بہ پرستانِ عقل و ہوس اسلام اور نظریۂ اسلام کو مسخ کرنا چاہتے ہیں جس کے لئے انہوں نے وحیٔ خداوندی پر چلنے والے وارثینِ نبوت کو لکیر کا فقیر اور تنگ نظر مُلّا کے لقب سے نوازا تاکہ عام مسلمان علمائے اُمت اور دین کا صحیح فہم و ادراک رکھنے والے وارثینِ نبوت سے بدظن ہو کر اسلام سے دور ہو جائیں۔ ان کے ہاں تجدد پسندی اور آزادیٔ فکر و مذہب کا مفہوم بے لگام آزادیٔ فکر و مذہب ہے جسے مفکرِ اسلام علامہ اقبالؒ نے ابلیس کی ایجاد سے تعبیر کیا ہے۔

ہر سینہ نشیمن نہیں جبریلِ امیں کا
ہر فکر نہیں طائرِ فردوس کا صیاد
اس قوم میں ہے شوخیٔ اندیشہ خطرناک
جس قوم کے افراد ہوں ہر بند سے آزاد
گو فکرِ خداداد سے روشن ہے زمانہ!
آزادیٔ افکار ہے ابلیس کی ایجاد

آج ان پرستانِ ہوس کا تمام تر زورِ قلم اور قوتِ گویائی اسلام اور اسلامی حدود کی تنسیخ اور تعطیل پر صرف ہو رہی ہے۔ ان تمام کی روح اور مطمحِ نظر و غایت یہی ہے کہ منصوص احکام اور حدود اللہ کو ذہن لگانا اور وحشیانہ ظاہر کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو اسلام اور تعلیمات اسلام سے برگشتہ کیا جائے۔ اس کے لئے کبھی وہ قرآنی احکامات کا انکار کرتے ہیں اور کبھی علماء اور دیندار طبقہ سے بدظن کرنے کے لئے ان کے خلاف بدزبانی کرتے ہیں۔

ان کی تمام تر قوت اور شیشہ گری اسلامی سزاؤں اور حدودِ شرعیہ کے خلاف ہرزہ سرائی میں مصروفِ عمل ہے۔ متجددین اور لادین عناصر کے اس نظریے کو جب ہم قرآن کریم کی روشنی میں دیکھتے ہیں تو درج ذیل آیات ان کے اس نظریے کی قطعی تردید و تکفیر کرتی نظر آتی ہیں کہ احکامات ربانی قطعی اور ابدی ہیں اور اس میں ترمیم و تبدیلی کی کوئی گنجائش نہیں ہے

ارشادِ ربانی ہے۔

(۱) تو کیا اللہ تعالٰی کے سوا کسی اور کو حکم بناؤں؟ حالانکہ اسی نے تو اتاری ہے تم پر مفصل اور واضح کتاب، اور جن لوگوں کو ہم نے اس سے پہلے کتاب دی ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ کتاب تمہارے رب کی طرف سے برحق ہے۔ لہٰذا تم (اے نبیؐ) شک کرنے والوں میں ہرگز نہ ہو۔ اور تمہارے رب کا کلمہ (حکم) سچائی اور عدل و انصاف کے اعتبار سے بالکل مکمل ہو چکا ہے اس کے کلمات کو تبدیل کرنے والا کوئی نہیں اور وہی سب کی سننے اور جاننے والا ہے اور اگر تم ان لوگوں میں سے اکثروں کا جو دنیا میں آباد ہیں کہا ماننے لگو گے تو وہ تم کو اللہ کے صحیح راستہ سے منحرف کر دیں گے اور وہ لوگ تو اپنے گمانوں اور وہموں کی پیروی کرتے ہیں اور وہ لوگ تو صرف اٹکل کے تیر چلاتے ہیں۔ بلاشبہ تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے ان لوگوں کو جو اس کے راستے سے برگشتہ ہو جاتے ہیں اور اسی طرح ان لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت یافتہ ہیں اور حق پر قائم ہیں (الانعام آیت ۱۱۵ تا ۱۱۸)

آیت کریمہ کا مفہوم یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے متبعین اللہ تعالٰی کو اپنا حکم اور فیصلہ مان چکے ہیں ان سے ممکن ہی نہیں کہ وہ اللہ تعالٰی کے فیصلہ کو چھوڑ کر کسی بھی غیر اللہ کے آگے سر جھکائیں جب کہ ان کے پاس ان کے پروردگار کی طرف سے ایسی معجز اور کامل کتاب آ چکی ہے جس میں انسانی زندگی سے متعلق ہر زمانہ میں کام آنے والے تمام اصول و احکام کی توضیح و تفصیل موجود ہے

(۲) اے نبی اپنے پروردگار کی کتاب کی جو آپ پر بذریعہ وحی نازل کی گئی ہے لوگوں کے سامنے تلاوت کیجئے جس کے کلمات کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں ہو سکتا اور آپ اس کتاب کے علاوہ کوئی پناہ کی جگہ نہیں پائیں گے۔ (الکہف آیت ۲۷)

(۳) میرے پاس بات بدلی نہیں جاتی، اور میں کوئی اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا تو نہیں ہوں کہ ناسزا گنہگار احکام (کو) دوں (ق آیت ۲۹)

(۴) جب ان کے سامنے ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ لوگ جنہیں ہم سے ملنے کا ڈر اور خوف نہیں ہے کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ کوئی دوسرا قرآن لائیے یا اسی کو بدل دیجئے آپ کہہ دیجئے کہ مجھے بالکل حق نہیں ہے کہ میں اس کتاب کو اپنی طرف سے بدل ڈالوں میں تو صرف وحی الٰہی کی تابعداری کرتا ہوں اور اگر میں نے اللہ کے احکامات کی نافرمانی کی تو میں اس کے عذاب سے ڈرتا ہوں (یونس آیت ۱۵)

(۵) کیا تو نے نہ دیکھا ان کو جو یوں کہتے ہیں کہ ایمان لائے ہیں، اس پر جو اترا تیری طرف اور جو اترا تجھ سے پہلے چاہتے ہیں کہ قضیہ (مقدمات کا فیصلہ) لیجائیں شیطان کی طرف، اور حکم ہو چکا ہے ان کو کہ اس کو نہ مانیں اور چاہتا ہے شیطان کہ ان کو بہکا کر دور جا ڈالے (النساء آیت ۶۰)

(۶) سو آ چکی ہے تمہارے پاس واضح حجت (آیات قرآنیہ) تمہارے رب کی طرف سے اور ہدایت و رحمت، اب اس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو شخص نے اللہ کی آیتوں کو اور اس سے انحراف کرے ہم عنقریب بالضرور سزا دیں گے ان لوگوں کو جو ہماری آیتوں سے اعراض و انحراف کرتے ہیں بدترین عذاب کی، ان کے اس انحراف کی پاداش میں۔ (الانعام آیت ۱۵۸)

(۷) اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کے لئے ہرگز سزاوار نہیں ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد اپنے

معاملہ میں خودمختار نہیں اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تحقیق وہ صریح گمراہی میں جا پڑا۔ (الاحزاب آیت ۳۶)

(۸) اور جو کوئی حکم نہ کرے اللہ کی نازل کی ہوئی ہدایات کے مطابق تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔ (المائدۃ آیت ۴۴)

(۹) اور آپ کے رب کا کلام واقعیت اور اعتدال کے اعتبار سے کامل ہے اور اس کے کلام کا کوئی بدلنے والا نہیں ہے (الانعام آیت ۱۱۶)

(۱۰) اے ایمان والو بلند نہ کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اوپر اور ان سے نہ بولو تڑخ کر جیسے تڑختے ہو ایک دوسرے پر کہیں اکارت نہ (ضائع) ہو جائیں تمہارے اعمال اور تمہیں خبر بھی نہ ہو (الحجرات آیت ۲)

اس آیت کے بارے میں حافظ ابن قیم فرماتے ہیں کہ جب لوگوں کا اپنی آواز کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند کرنا اعمال کے ضائع ہونے کا سبب بن سکتا ہے تو ان کا اپنی آراء اور عقول و اذواق و سیاست اور اپنے علوم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے احکام و سنت پر مقدم کرنا اعمال کے ضائع ہونے کا سبب کیونکر نہ ہوگا۔ (اعلام الموقعین جلد ۱ ص ۵۱)

احکامات خداوندی اور حدود قرآنی کو جو لوگ تسلیم نہیں کرتے نہ اس کا نفاذ کرتے ہیں ایسے بد طینت افراد قرآن کریم کی نگاہ میں "کافر" ہیں کہ وہ حقیقی خدائے بزرگ و برتر کی حاکمیت اور بادشاہی کے منکر ہیں جو جانتے ہوئے ان قوانین و احکامات کا اجراء و نفاذ نہیں کرتے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا؟ کہ عدل کے تقاضوں اور قانون عدل کی موجودگی کے باوجود وہ عدل و انصاف کا بر محل استعمال نہیں کرتے

اور حقیقتاً ماننے کے باوجود اپنی خواہشات و مفادات اور نفسانی تقاضوں کی بناء پر اس کا اجراء اور نفاذ نہیں کرتے قرآن کریم نے مختلف آیات قرآنی میں ان لوگوں کو جو قانون الٰہی کا نفاذ اور اس کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے۔ "کافر" "ظالم" اور "فاسق" قرار دیا ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہے!

اور جو شخص اللہ کے نازل کئے ہوئے حکم (قرآن) کے مطابق فیصلہ نہ کرے۔

۔ فرما کر مختلف جگہوں پر فرمایا! سو ایسے لوگ بالکل کافر ہیں ایسے لوگ بالکل ظالم ہیں۔ ایسے لوگ بالکل بے حکمی کرنے والے گنہگار ہیں (المائدہ آیت ۴۴ و ۴۵ و ۴۷)

قرآن کریم خداوند قدوس کی وہ آخری اور عظیم ترین نعمت ہے جو اس دنیائے انسانیت کو عطا کی گئی قرآن کریم وہ قانون الٰہی ہے جو انسانوں کو انسانیت کی اعلیٰ ترین سطح پر پہنچانے کا ضامن ہے۔ اور جو قوموں کی سربلندی اور حکومتوں کی عزت و بزرگی کا بہترین ذریعہ ہے عصر حاضر کے جتنے بھی فتنے ہیں ان سب کا واحد علاج قرآنی دستور ہے ملک میں آئے دن جتنے بھی فتنے رونما ہو رہے ہیں ان کا اصل سبب قرآنی تعلیمات سے انحراف اور اعراض ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہے!

انہوں نے اللہ کو بھلا دیا پھر اللہ نے ان کو اپنی جانوں سے بھلا دیا یہی لوگ ہیں نافرمان۔ (القرآن)

# قرآنی ضابطہ

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ یعنی: ہم نے رسول اس کی قومی زبان میں بھیجا ہے۔ قول مرزا: اور یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے۔ کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو۔ اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو۔ جس کو وہ سمجھ بھی نہ سکتا ہو کہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے۔ (چشمہ معرفت ص۲۰۹ از غلام قادیانی) سابقہ قاعدہ کے مطابق تو وحی پنجابی زبان میں آنی چاہیئے تھی۔ کیونکہ مرزا صاحب پنجابی تھے۔ مگر یہاں تو معاملہ ہی الٹ ہے۔ کہ وحی ہر زبان میں آرہی ہے۔ اردو، انگریزی، فارسی، پنجابی، عبرانی، عربی تمام زبانیں استعمال کی جا رہی ہیں تو نتیجہ یہ نکلا کہ سارا سلسلہ رحمانی نہیں شیطانی ہے۔ قرآن میں ان الشیاطین لیوحون الی اولیاءھم لیجادلوکم۔ انعام ۱۲۲ کہ شیطان اپنے دوستوں کی طرف وحی کرتے ہیں۔ تاکہ وہ تم سے مباحثہ کریں۔ تو قابل غور بات یہ ہے کہ جب یہ علاقائی، خدائی اور سچے دین سے الگ ہے۔ تو ہمیں صحیح اور جھوٹ میں پرکھ ہو جانی چاہیئے۔ اسی لئے مرزا قادیانی بھی حیران ہے۔ کہا تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں۔ جن سے مجھے کچھ واقفیت نہیں۔ جیسے انگریزی۔ سنسکرت یا عبرانی وغیرہ نزول المسیح ص۵۷ باوجود اس تردد آمیز تعجب کے یہ بھی دعویٰ ہے۔ کہ مجھے اپنی وحی پر ویسا ہی ایمان ہے۔ جیسا تورات، انجیل اور قرآن پر۔ اربعین ص۱۹ ج۴ پھر لکھا اگر میں اپنی وحی میں ایک دم بھی شک کروں تو کافر ہو جاؤں خزائن ص[illegible] ج۲۰ (اقراری کفر) البلاغ احمدی ص۳۳ میں لکھا ہے۔ کہ خدا کی وحی مجھے ۱۲ سال کہتی رہی کہ تو مسیح ہے تو مسیح ہے۔ مگر مجھے یقین نہ آیا۔ آئینہ کمالات میں دس سال لکھا ہے۔ (آئینہ کمالات ص[illegible])

مرزا نے کہا کہ اگر کوئی کلام مرتبہ یقین سے کم ہو تو وہ شیطانی ہے۔ خزائن ص۴۸۹ مبہم الہام شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔ روحانی خزائن ص۴۹۳ ج۱۸ اب دیکھئے براہین ص۵۵۶ میں لکھا ہے ھو شعنا، نعسا۔ ابھی تک اس عاجز پر اس کے معنی نہیں کھلے تو پھر وہ شیطانی ہوئی یا رحمانی؟ مرزا کی وحی میں چونکہ ابہام ہی ابہام ہیں۔ لہٰذا وہ شیطانی ہوئی۔

**مرزا کی عیاری:۔** سابقہ تمام مدعی نبوت والہام کے کلام نہایت ہی رکیک فضول قسم کے تھے۔ لہٰذا اس دجال نے ایک عجیب چال چلی کہ اکثر و بیشتر قرآنی آیات اپنی وحی میں داخل کر لیں۔ یا پھر ادبی کتب سے مثل مقامات وغیرہ سے سرقہ کیا۔ باقی خود اس کی اپنی اختراع ہے۔ وہ نہایت ہی رکیک نظر آتی ہے۔ اور بھونڈی بھی ہے۔

از:۔ مولانا عبداللطیف ڈسکہ

جو قوم اس کتاب مبین پر عمل پیرا ہوگی وہ دین و دنیا کی بلندیوں پر سرفراز ہوگی اس کے برخلاف جو قوم اس سے اعراض کرے گی وہ آخرت کی ذلت و رسوائی کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی عزت و اقتدار سے محروم ہوگی ان کم فہم اور کوتاہ نظروں کو یہ حقیقت جان لینی چاہیئے کہ اسلام تمام ادیان و مذاہب عالم سے بہتر اور جامع ترین مذہب ہے اسی طرح اسلام کا عطا کردہ نظام معیشت و معاشرت تمام نظام ہائے حیات سے بہتر اور مکمل ضابطہ حیات ہے اور یہی اللہ تعالٰے کا پسندیدہ دین ہے۔ ارشاد ربانی ہے :

بے شک اللہ تعالٰے کے نزدیک اسلام ہی پسندیدہ اور مقبول دین ہے۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا !

جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین اختیار کرے گا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا (آل عمران آیت ۸۵)

اسلام کے اکمل ترین اور جامع ترین ہونے کا مفہوم نہایت اختصار و جامعیت کے ساتھ خالق کائنات نے اس آیت میں یوں بیان کیا !

آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین کے طور پر پسند کر لیا ہے (المائدہ آیت ۳)

مادی زندگی ہو یا روحانی اس کے ہر حصہ میں اسلام نے انسان کی ایسی مکمل رہنمائی کی ہے جس کے مطابق عمل کر کے وہ اس کے انتہائی کمال کو پہنچ سکتا ہے اسلام دین فطرت ہے اسلام ہی ایسا معتدل مذہب ہے جو انسانی معاشرہ میں امن و سکون اور زندگی میں توازن کے قیام کا ضامن ہے

آج کا انسان انسانیت کے عطا کئے ہوئے نظام ہائے زندگی سے بددل ہو کر چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف عمل ہے آج کمیونزم کے پجاری اس نظام کو مسترد کر چکے ہیں اس لئے کہ انسان کے بنائے ہوئے نظام ناقص اور نامکمل ہیں یہ نظام امن وامان ، ظلم و زیادتی ، عدل و انصاف کے تمام تقاضے پورے نہیں کرتے لہذا اگر کوئی مکمل اور ابدی نظام حکومت اور نظام حیات ہے تو وہ صرف اور صرف اسلام ہے۔

اس نظام حیات میں انسانی جان و مال عزت و آبرو، عصمت و عفت مجد و شرف، اخوت و مودت اور عظمت و حرمت کا پورا پورا تحفظ ہے اسلام تمام بنی نوع انسان کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔

یہ نظام عالمگیر ہونے کے ساتھ ساتھ ابدی اور غیر متبدل ہے آج چند مغرب کے دلدادہ اور خواہش پرست عناصر اس مملکت خداداد میں کہ جس کا وجود ہی اسلام کے نام پر ہوا تھا۔ اپنے کافرانہ اور ملحدانہ نظریات کے فروغ و اشاعت میں ہمہ وقت مصروف عمل نظر آتے ہیں کوئی کہتا ہے ہاتھ پاؤں کاٹنا ، سنگسار کرنا کوڑے مارنا وحشیانہ اور ظالمانہ غیر انسانی سزائیں ہیں جن کے نفاذ سے ہمارا اقوام عالم میں وقار مجروح ہوگا کوئی کہتا ہے کہ آج سے چودہ سو برس قبل نافذ کئے گئے قوانین صرف اسی خطہ اور اسی قوم کے ساتھ مخصوص تھے کوئی کہتا ہے ہم تک کیا اور وہ حقیقت ... کو اب ... سمجھے یہ صرف پاکستان ہی کی خصوصیت ہے کہ یہاں قرآن و سنت اور ضروریات دین کو ہر کس و ناکس موضوع بحث بنا کر اس پر رائے زنی کر سکتا ہے ورنہ اقوام عالم کا یہ مسلمہ قانون ہے کہ ریاست کا قومی مذہب اور مذہبی اقدار و روایات ہوں ان کو موضوع بحث بنانا آئینی اور قانونی طور پر قابل مواخذہ جرم ہے اسی بناء پر وارثین نبوت اور حاملین شریعت و حکمت ان حدود اللہ کی علماً و عملاً حفاظت کرنا اپنا فریضہ دینی سمجھتے ہوئے اپنا مذہبی کردار ادا کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں تاکہ معاشرہ سے فساد اشاعت فاحشہ ، اور ظلم و جبر کو دور کر کے انسانیت کو امن و سکون اور طمانیت عطا کی جائے

سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ جدیدیت ، روشن خیال اسلامی معاشرہ آزادی فکر مذہب اور جدید تقاضے کیا ہیں جن کی بنا پر قرآنی احکامات اور حقائق شرعیہ کی تکذیب و تضحیک کی جا رہی ہے سوائے اس کے کہ شراب و کباب ، ورائٹی شوز ، رقص و سرود ، فحاشی و عریانی اور اسی قسم کی بے راہ روی کو حلال و جائز کرنا مقصود نظر ہے۔ اگر آج دنیاوی معاملات میں مداخلت اور رائے زنی کو برداشت نہیں کیا جا سکتا تو آپ کو یہ حق کس نے دیا ہے کہ دینی معاملات میں مداخلت کر کے اسلام اور وارثین نبوت کے خلاف گندی زبان استعمال کریں۔

دنیا کا قانون ہے کہ ہر علم اور ہر فن میں صرف انہی کی رائے کا تجربہ اور مہارت معتبر سمجھی جاتی ہے جنہوں نے اسی علم و فن کو حاصل کیا ہو، طب کی صنعت و حرفت کے بارے میں وزارت قانون سے کبھی مشورہ نہیں لیا جاتا ، مالی اور اقتصادی معاملات میں وزارت داخلہ کا کوئی عمل دخل نہیں ہے مگر عقل و فکر کی اس صد بندی کو تنگ نظری سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا تو شرعی اور دینی امور میں اہل علم اور مفتیان عظام کی رائے کو حتمی اور قطعی فیصل کیوں قرار نہیں دیا جاتا اور اس کو تنگ نظری اور ملائیت سے کیوں تعبیر کیا جاتا ہے علماء پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اسلام کو صحیح طور پر نہیں سمجھا اور اس کی حقیقی تعلیمات کو مسخ کر کے پیش کیا ہے لیکن یہ بتانے سے قاصر ہیں کہ کتاب و سنت کی صحیح تعلیمات جو وہ سمجھتے ہیں کیا ہیں ؟ ان کا یہ بھی نظریہ ہے کہ اسلام دور جدید کے تقاضوں کو پورا کرنے سے قاصر ہے یہ اسلام کا ایک جدید ایڈیشن تیار کرنے کی فکر میں ہیں اور مقصود صرف یہ ہے کہ ان کی بے راہ روی اور بے عملی کے لئے وجہ جواز نکل آئے وہ اپنی زندگی کو اسلام کے مطابق ڈھالنے کی بجائے اسلام کو اپنے اعمال کی مطابق ڈھالنا چاہتے ہیں۔

بقول اقبال رحمہ اللہ

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہان حرم بے توفیق

یہ متجددین اور آزادی فکر کے حامل افراد ، جدت پسندی اور آزادی فکر کی آڑ میں اسلام کے متفقہ اصول و قوانین پر بڑی بے دردی اور بے رحمی کے ساتھ عمل جراحی میں مصروف ہیں۔ خواہ ان کے اس عمل بد سے اسلام کی صورت مسخ اور حلیہ بگڑ ہی کیوں نہ جائے

## اللہ اور اسکے رسول کے احکامات نہ ماننے والے ملحدین کا دردناک انجام

(۱) اور جو کوئی حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا سو اس کے لئے آگ ہے دوزخ کی۔ وہاں ہمیشہ رہے گا۔ (الجن آیت ۲۳)

ایک اور مقام پر ارشاد ربانی ہے !

(۲) جنگ کرو ان لوگوں کے ساتھ جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور حرام نہیں جانتے ہیں وہ اس کو جس کو حرام کیا اللہ نے اور اس کے رسول نے (التوبۃ آیت ۲۹)

(۳) اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی حدود سے نکل جائے تو اس کو آگ میں ڈالا جائے گا۔ وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے ذلت کا عذاب ہوگا (النساء آیت ۱۴)

# مذہب نے ہمیں کیا دیا ہے اور ہم کدھر جا رہے ہیں

از: ڈاکٹر نثار احمد فاروقی

انسانی سماج کی بنیاد ہی دراصل کشمکش پر رکھی ہوئی ہے اس لئے یہ نہ صرف ناگزیر ہے بلکہ خود اپنی نفی بھی کرتا رہتا ہے اسے عمرانیات والے ایک طرح سے تعبیر کریں گے اور اقتصادیات والے دوسری طرح سے۔ اشتراکی نظام میں یہ کشمکش جدلیاتی اصول سے موسوم کی جائے گی لیکن مذہب جو ہمارے سماج کا ایک بہت مؤثر بلکہ بعض حالات میں غالب عنصر ہے وہ اس کشمکش کو اپنی عینک سے دیکھتا ہے اور اسے دور کرنے یا متوازن بنانے کے لئے اپنی جداگانہ تدبیریں رکھتا ہے۔

سماج میں صحت مند نشو و ارتقا کے لئے ایک طرح یہ اختلاف اور کشمکش بھی ضروری عنصر ہے کہ اس کے بغیر فاسد اور غیر اصلاح مواد کا اخراج نہیں ہو سکتا۔ دوسری طرف یہ بھی ہے کہ سماج ایک خاص ضبط و نظم اور ہم آہنگی کے بغیر نہیں چل سکتا اسے ہم بآسانی نظام فطرت سے تشبیہ دے سکتے ہیں جن میں تضادات کے ساتھ ہی غیر معمولی نظم و ضبط بھی پایا جاتا ہے لیکن ہمارے سماجی ڈھانچے کے دو پہلو ہیں ایک تو وہ ہے جس کی ترتیب اور ساکھ فطری نظام کے تحت ہوتی ہے اور اس کی مثال میں ہم اپنے زرعی نظام کو سامنے رکھ سکتے ہیں جو فطرت کے تعاون اور نظم و ضبط کے قائم کئے بغیر نہیں رہ سکتا دوسرا پہلو ہمارا اپنا گھڑا ہوا ہے مثلاً ہمارا صنعتی اور اقتصادی نظام۔ سماجی کشمکش ہمارے ہی بنائے ہوئے نظام کی پیداوار ہے اس کے اسباب و علل پر غور کرنے سے پہلے اس کی کیفیت کو ایک نظر دیکھئے تو چند باتیں نمایاں طور پر نظر آئیں گی پہلی خرابی تو ہماری ہوس پرستی ہے۔ انسان اپنی خواہشات کے پیچھے آنکھیں بند کر کے بھاگا جا رہا ہے اور اسے یہ خیال بھی نہیں کہ ہوس کی اندھی پیروی اسے ہلاکت کے گڑھوں میں دھکیلے لئے جا رہی ہے ہوس کا لازمی نتیجہ خود غرضی ہوتا ہے ہم صرف اپنے فائدے کی بات سوچتے ہیں یہاں تک بھی کوئی مضائقہ نہیں تھا المیہ یہ ہے کہ ہم دوسروں کے نقصان کی قیمت پر اپنا فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں اس سے ایک اور تیسری برائی جنم لیتی ہے جو انسانیت کے مجروح شرف ہی کو خطرے میں ڈال دیتی ہے اور وہ ہے شقاوت یعنی بے رحمی۔ انسان کا طرۂ امتیاز یہ تھا کہ اسے درد دل کی نعمت بھی دی گئی تھی جس سے حیوان اور فرشتے دونوں محروم ہیں۔ اگر انسان سنگ دل ہو جائے اور اپنے ہم جنسوں کے دکھ سے اس کا دل نہ پسیجے تو وہ جانوروں سے گیا گزرا ہوتا ہے اسی بے رحمی سے خیر و شر کا تصور بھی درہم برہم ہو جاتا ہے ہمارے سماج میں نیکی کا جو زوال انہیں تصورات سے پایا جاتا ہے جس نے خیر و شر کی تمیز اٹھا دی اس نے گویا سماج سے خیر و برکت کی جڑ کو ہی اکھاڑ کر پھینک دیا ہے اگر ہمارا تصور اقدار صحت مند ہو تو ہم اپنے بہت سے فوری فائدوں سے اس لئے ہاتھ کھینچ لیتے ہیں کہ اخلاقی اصول یا اجتماعی فوائد کے منافی ہیں لیکن تصور اقدار کا فقدان دو اور برائیوں کو عام کر دیتا ہے یعنی جھوٹ اور خود فریبی، جہاں اپنا فائدہ نظر آتا ہے تو بہت سے توجیہات پر یقین رکھتے ہیں اور کتنے ہی ڈھکوسلوں کو مسلمات کا درجہ دیتے ہیں حقیقت سے آنکھیں بند کرنا اور وہ بھی کسی بہت ہی حقیر ہنگامی فائدے کے حصول کے لئے۔ اس سے زیادہ بھیانک تمسخر انسان کے علم و خبر کے ساتھ اور کیا ہو سکتا ہے

یہ خود فریبی ایک ایسی پٹی ہے جسے ہم اپنے ہاتھوں سے اپنی آنکھوں پر باندھ لیتے ہیں اور اس کی سزا ہم کو احساس کمتری کی صورت میں ملتی ہے جس طرح یہ احساس ایک فرد کی شخصیت کی بہار کو برگ و بار اور شادابی سے محروم رکھتا ہے اسی طرح قوم یا سماج کی زندگی میں بھی یہ احساس کمتری ایک گھن بن کر لگ جاتا ہے ماہرین نفسیات کہتے ہیں کہ یہ احساس بڑھ کر غرور و تکبر اور ایک اجتماعی جنون کی شکل اختیار کر لیتا ہے جس کی مثال دوسری جنگ عظیم میں ہمارے سامنے آ چکی ہے آج کے انسان کا دوسرا المیہ یہ ہے کہ وہ فطرت سے دور ہو گیا ہے اور اپنی مصنوعی دنیا میں اسیر ہے ہم اپنے مزاج اور فکر میں فطرت سے جتنے زیادہ قریب ہوں گے اتنا ہی سادگی اور بے تکلفی میں آرام پائیں گے۔ اور فطرت سے دور ہو کر سوائے بے چینی اور ناآسودگی کے کچھ نہیں ملتا اور علائق دنیا بقدر عرفان کم ہوتا ہے عرفان خود جب فطرت کی طرف لے جاتا ہے یہی سبب ہے کہ صوفیا اور درویش اپنی مجاہدوں بھری سادہ اور بے تکلف زندگی میں اطمینان قلب کی وہ دولت پاتے ہیں جو ہمیں رنگینیوں بھری دنیا میں کبھی خواب میں بھی نظر نہیں آتی۔

یہ وہ خرابیاں ہیں جو ایک فرد کو اندر سے کھوکھلا کرتی ہیں اور سماج انہیں افراد سے ترکیب پاتا ہے ظاہر ہے کہ کھوکھلی شخصیتوں سے بنا ہوا سماج بھی بکھرا ہوا ہوگا انتشار بد نظمی بے آہنگی اور بے مقصدیت اس کے نمایاں اوصاف ہوں گے مذہب کا نقطہ نظر یہ ہے کہ انسان کو بے مقصد زندگی گزارنی نہیں ہے اس کے سامنے کوئی فوری نصب العین ہو،

اور دوسرا آخری نصب العین جسے مذہب کی اصطلاح میں عقیدہ کہہ سکتے ہیں۔ عقیدہ ہمارے مقصد کا تعین کر دیتا ہے

## چھ باتوں میں فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے چھ باتوں میں انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے۔

(۱) مجھے جامع اور مختصر بات کہنے کی صلاحیت دی ہے۔ (۲) مجھے رعب کے ذریعے نصرت بخشی۔ (۳) میرے لئے اموال غنیمت حلال کئے گئے (۴) میرے لئے زمین کو مسجد بنا دیا گیا۔ اور پاکیزگی حاصل کرنے کا ذریعہ بھی (یعنی میری شریعت میں نماز صرف مخصوص عبادت گاہوں میں نہیں بلکہ روئے زمین پر ہر جگہ پڑھی جا سکتی ہے اور پانی نہ ملے تو میری شریعت میں تیمم کر کے وضو کی حاجت بھی پوری کی جا سکتی ہے اور غسل کی حاجت بھی (۵) مجھے تمام دنیا کے لئے رسول بنایا گیا (۶) اور میرے اوپر انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔

(مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

اور آخری نصب العین کے بارے میں مختلف مذاہب کا رویہ جداگانہ ہو سکتا ہے مثلاً کوئی اسے نجات کہتا ہے کوئی موکش یا نروان کے نام سے یاد کرتا ہے اسلام آخری نصب العین آخرت کے تصور کو مانتا ہے یعنی اس زندگی کے بعد ایک اور زندگی ہے جس میں اپنے اعمال و افعال کا پورا پورا حساب دینا ہوگا اگر ہماری زندگی عقیدے سے عاری نہیں ہے تو اس آخری نصب العین پر ایمان ہمیں اپنے احتساب کے لئے آمادہ رکھے گا لیکن آج ہماری صنعتی و سائنسی نظام پر مبنی معاشرے کی ایک بڑی محرومی یہ بھی ہے کہ اس نے ہمیں ساری قوت دے دی ہے مگر روحانی قوت ہم سے چھین لی ہے بقول اکبر الٰہ آبادی

؎ برق کے لیمپ سے اللہ بچائے ہم کو
روشنی آتی ہے اور نور چلا جاتا ہے

عہد حاضر میں ہمارے بنائے ہوئے معاشرتی نظام نے اکثر مذہب کو اپنی راہ کا روڑا سمجھا ہے اور اشتراکیت تو کوئی اس سے سمجھوتہ کرنے کے لئے آمادہ ہی نہیں اس کا سبب یہ ہے کہ ہم نے ایک غیر معمولی طور پر ایک بڑی طاقت کا استعمال کیا اور جس طرح دنیا کے دوسرے مادی ذرائع سے استفادہ یا ان کا استحصال کرتے تھے اسی طرح مذہب کو بھی اپنے گھٹیا مفادات کی تکمیل کا آلہ کار بنا لیا مذہب کا مقصد اعلیٰ تو انسان اور انسان کے درمیان ایک مضبوط رشتہ قائم کرنا تھا لیکن یہ انسانی رشتے کمزور کرنے کے لئے استعمال ہونے لگا مذہب ہمیں ایک پالنہار کا تصور دیتا ہے جو سب کا کرتا دھرتا ہے اس لحاظ سے ساری مخلوق ایک کنبہ بن جاتی ہے اور جس کا رشتہ اپنے خالق سے استوار ہو گیا وہ ساری مخلوق سے اپنا تعلق جوڑ کر رکھے گا مذہب کی گرفت کمزور ہونے یا زندگی سے عقیدہ کے بے دخل ہو جانے کے باعث جب خالق اور مخلوق کا رشتہ ہی باقی نہ رہا تو مخلوق کے رشتوں کو کیا اہمیت دی جائے گی۔

انسان کو اخلاقی قدروں کی سایہ دار شاخوں کی بھی ضرورت ہے اور وہ ہمیں صرف مذہبی شخصیات فراہم کر سکتی ہیں کوئی بڑا سرمایہ دار اور صنعتکار یا فلسفی یا سائنسدان انسانیت کا نمونہ کامل بن کر سامنے نہیں آیا ہے یہ مثال ہمیں رشیوں منیوں سنتوں اور درویشوں ہی کی زندگی میں ملتی ہے عقیدہ کے فقدان نے ہمارے یقین کو بھی متزلزل کر دیا ہے اور تکنیک نے اپنے پاؤں مضبوطی سے جما لئے ہیں تاکہ ہم یہ سمجھنے لگیں کہ یقین محض ایک اوہام و گمان ہی کی اصل حقیقت ہے اس سے سماج میں جس طرح کا انتشار اور ضعف پیدا ہوتا ہے وہ ظاہر ہے کہ عزائم اور حوصلوں کا ازلی دشمن ہے۔

آج کا انسان اپنی تنہائی کو رو رہا ہے سارا سماج بے چہرہ ہے انسانوں کی ایک بھیڑ ہے جو بے مقصد جدوجہد کر رہی ہے۔

مسلسل سفر ہے اور منزل ناپید مبہم جدال ہے خود اپنی ہی قوتوں سے بزور آزمائی ہے اور اپنے ہی اور اپنے خوابوں کو کچلنا جو کیا جا رہا ہے مگر کیوں؟ یہ کسی کو خبر نہیں۔

مذہب بنیادی طور پر نظم و ضبط کا نام ہے جو مذہبی ضابطوں کو قبول نہیں کرتی وہ معاشرتی نظم کیسے باقی رکھ سکتا ہے کسی منطق سے اسے ثابت کرنا مشکل ہے بے نظمی سے صرف تخریب پیدا ہوتی ہے تعمیر کے لئے نظم بنیادی شرط ہے یہ ایک عام کلیہ ہے کہ جتنی بڑی طاقت ہوگی اس کا غلط استعمال اتنا

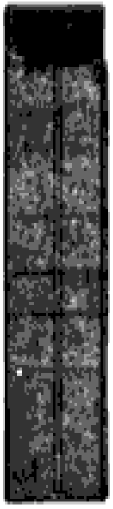

### ڈمرواں بھاگلپور میں ہندو مسلم

# تائید ایزدی اور نصرت غیبی

از: حافظ محمد اکرام الدین قاسمی

(۱) پورے علاقہ ڈمرواں بھارت میں جب مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا تھا اور ہر جگہ ہزاروں ہزار بلوائی مسلم آبادیوں کو جلا کر راکھ کرتے پھر رہے تھے اور ہر آن ڈمراواں پر حملہ کی خبریں مل رہی تھیں۔ اسی دوران رات کے ۱۱ بجے تلوار حمائل کئے میں گشت پر تھا۔ میرے ساتھ چند نوجوان اور مولانا غلام محمد قاسمی بھی تھے۔ میرے دل میں کیا آیا کہ قبرستان کے کنارے اسی وقت اذان دینے لگا۔ صبح کے وقت معلوم ہوا کہ اذان کی اس آواز سے گاؤں کے لاتعداد غیر مسلم اپنے اپنے گھروں سے یہ کہتے ہوئے نکل بھاگے کہ قبرستان میں ہزاروں مسلمان اکٹھے ہیں اور حافظ صاحب ان سب کو بلا رہے ہیں تاکہ حملہ کریں حالانکہ اس وقت قبرستان میں میرے سوا کوئی ایک شخص بھی نہیں تھا۔ اور تناسب کے اعتبار سے مسلمان ۲۰ فیصد بھی نہیں تھے۔

(۲) ایک دن صبح ۵ بجے کے قریب ۱۵ ہزار بلوائیوں نے پانچ سمت سے ڈمراواں پر حملہ کر دیا۔ ہر محاذ پر ۱۰۔ ۱۵ نوجوان سے زیادہ مقابلہ کرنے والے نہیں تھے۔ مگر کئی ہفتے بعد بہت سے غیر مسلم حضرات نے بتایا کہ ڈمراواں میں اتنے زیادہ مسلمان کہاں سے آ گئے تھے کہ ہر محاذ پر ہزاروں دکھائی دیتے تھے۔

(۳) مورچہ لینے والے اور دفاع کرنے والے نوجوانوں کے پاس بغل میں اینٹ کے ٹکڑوں سے بھرے جھولے اور ہاتھوں میں لاٹھی کے سوا اور کوئی خاص دفاعی ہتھیار نہ تھا مگر بعد میں غیر مسلموں کا بیان ہے کہ ہر ایک کے ہاتھ میں بم اور بندوق ہی دکھائی پڑتے تھے۔

(۴) اسی حملے کے دوران ایک محاذ پر فقط ۱۰، ۱۲ نوجوان مقابلہ کر رہے تھے دوسری طرف حملہ آوروں کی تعداد دو تین ہزار سے کم نہ تھی۔ یہ حملہ آور تیروں اور بموں کی بارش کر رہے تھے مگر سب بے اثر۔ ایک نوجوان نے پچیس تیر اپنے ہاتھ میں روک لئے۔ بم گرتے تھے مگر پھٹتے نہ تھے اور اگر پھٹتے بھی تو اس سے کسی مسلمان کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچتا تھا۔ جبکہ بلوائیوں کو مسلمانوں کے ڈھیلے بموں کی طرح معلوم ہوتے تھے۔

(۵) ایک محاذ پر برسرپیکار مسلمانوں کی مدد دوسرے محاذ کے مسلمان نہ کر سکے۔ اس مقصد کی خاطر دونوں محاذوں کے درمیان ایک فائر بریگیڈ کی گاڑی اور مقامی پولیس سے بھری ہوئی ایک جیپ تین گھنٹے تک کھڑی رہی کیوں

ہی سخت مہلک ہوگا مذہب بھی ایک ایسی غیر معمولی قوت ہے جس نے ہماری تاریخ میں ہزاروں لاکھوں سال تک مثبت رول ادا کیا ہے اور کاروانِ انسانیت کو راہِ ارتقاء پر آگے بڑھنے میں مدد دی ہے مذہب کے ذریعے ہم نے خود کو جانا ہے روح کی قوت اور جلائے قلب کی قوت کا عرفان حاصل کیا ہے اس نے ہمیں اخلاق دیا ہے نظم و ضبط دیا ہے انسانیت کے جوہر کو شناخت اور اس کی آبرو کو باقی رکھنا سکھایا ہے یہ سارے کام مذہب آج بھی کر سکتا ہے بشرطیکہ اس کا استعمال مادی اغراض اور وقتی فائدوں کے لئے نہ کیا جائے اور اس کے تقدس کو مصنوعی سماج کی آلودگیوں سے بچایا جائے ہمیں آج اپنے سماج میں جو برائیاں نظر آرہی ہیں یہ حب جاہ و مال، یہ ہوس اور خواہشات کی حکمرانی، یہ خود غرضی اور مفاد پرستی جھوٹ اور خود فریبی، حقائق سے چشم پوشی اور ڈھکوسلوں کی پرستش یہ سنگدلی اور بے دردی، یہ منفی جذبات کا غلبہ نسلی تعصبوں کی جہیز طلبی اور تعصب سے زیادہ تخریب کی رغبت یہ سب مذہب کا قصور نہیں ہے بلکہ مذہب سے دور ہو جانے اور عقیدہ و ایمان کو اپنی زندگی سے بے دخل کر دینے کا ثمرہ ہے۔

ہماری یہ کشمکش اگر ہمیں اپنی حقیقت یعنی خدا کی طرف واپس لے آتی ہے تو راہِ نجات مل سکتی ہے ورنہ ہم ساری آسائشوں کے باوجود روحانی طور پر مفلس اور ذہنی طور پر دیوالیہ ہوتے چلے جائیں گے۔

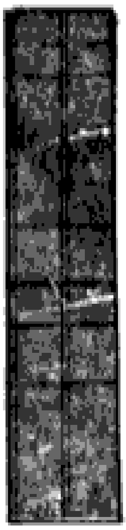

## ...ادات

## ...ے چند واقعات

کہ پولیس انسپکٹر کو مسلمانوں نے بلوائیوں سے یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ تم لوگوں کو تین گھنٹے کی چھوٹ دی جاتی ہے ہم لوگ فلاں جگہ رہتے ہیں۔ اس عرصہ میں گاؤں کو لوٹ کر جو چاہو کر لو۔ مگر تین گھنٹے میں بھی تین چار ہزار حملہ کرنے والے اپنے مدمقابل پندرہ بیس مسلمانوں سے عاجز و درماندہ ہی نہیں رہے بلکہ اپنے لیڈروں کی ۱۳/ ۱۵ لاشوں کو گھسیٹ کر لے جاتے دیکھا گیا، جب شام کو یہ سب ہزاروں حملہ آور اپنے درجن بھر لاشوں کو دھان کے کھیتوں میں چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور ہوئے تو دیکھا گیا کہ اسی مذکورہ جیپ کے سپاہی اور انسپکٹر قریب کے قبرستان میں قبروں اور گھاسوں کو چھان مار رہے ہیں کہ مسلمانوں نے دریافت کیا تو ان پولیس والوں نے بتایا کہ ابھی یہاں بہت سے مسلمان ہتھیاروں سے لیس نظر آرہے تھے وہ سب کہاں گئے، اور انہوں نے اپنے ہتھیار کہاں رکھ دیئے، جب کہ حقیقت یہ تھی کہ اس دوران وہاں کوئی بھی مسلمان گیا ہی نہیں تھا۔

(۶) بیس پچیس دنوں تک پورے ضلع میں ایسی کیفیت رہی کہ کسی بھی گاؤں کا مسلمان دوسرے کسی قریبی گاؤں میں کسی طرح کی خبر لانے یا لے جانے کے لئے جا نہیں سکتا تھا۔ جب ڈمراواں پر حملہ کیا گیا تو عین حملے کے وقت یعنی صبح ۵ بجے سیلم پور خبر پہنچ گئی اور وہاں سے مزمل نام کے میرے ایک عزیز نے فوراً ڈمراواں سے ۱۵ کلو میٹر دور پورینی میرے ایک دوست محمد قاسم صاحب کو خط لکھا۔ ان کے پاس ٹیلیفون تھا۔ انہوں نے فوراً بھاگلپور B.S.F کے کمانڈر کو فون کیا، اس کمانڈر نے فوراً دو گاڑی فورس ڈمراواں بھیجا یہ فورس عین اس وقت پہنچ گئی جبکہ بلوائی گاؤں کے اندر داخل ہونے والے تھے اور مسلمان ہمت ہار چکے تھے۔ اس نے فوراً ہی اپنی گاڑیوں سے کود کر بلوائیوں کو للکارا اور ۹، ۱۰ راؤنڈ فائرنگ کیا جس سے کئی بلوائی جہنم رسید ہوئے۔ اگر یہ فورس ۵ منٹ بھی تاخیر سے پہنچتی تو گاؤں جل کر راکھ ہو چکا ہوتا تو لئے صحیح وقت پر فورس کا پہنچنا مددِ خداوندی نہیں تو کیا ہے۔

(۷) پورے ضلع میں ڈمراواں پر حملہ سب سے آخری حملہ چونکہ تھا اس لئے بہت بڑی تعداد اور تیاری کے ساتھ ہوا تھا۔ کسی طرح بھی حملہ آوروں کی تعداد پچیس تیس ہزار سے کم نہ تھی اور دو راؤنڈ میں حملہ کیا گیا۔ صبح ۵ بجے سے ۱۰ بجے تک پھر ۱۲ بجے سے شام ۴ بجے تک مگر دونوں ہی راؤنڈ میں بروقت امداد غیبی دیکھنے کو ملی۔ دوسرے راؤنڈ کی کیفیت تو آپ نے اوپر دیکھ لی۔ پہلے راؤنڈ کی بات سنئے صبح ۵ بجے حملہ ہوا ۹ بجے پولیس آئی اور ایک محاذ پر مسلمانوں کو مارنا پیٹنا شروع کیا اور بلوائیوں کو اشارہ کیا کہ آگ لگاؤ مسلمان بے بس ہو گئے، گھروں سے شعلے نکل رہے ہیں مگر کیا بھی نہیں سکتے ہیں کیونکہ پولیس جو مار پیٹ کر رہی تھی وہ آگ لگوا رہی ہے جب ۱۰ گھر آگ کی لپیٹ میں آگئے عین اسی وقت ایک گاڑی B.S.F کی آگئی اور اس فورس نے آتے ہی آگ لگانے والوں پر فائرنگ شروع کر دی جس سے دو بلوائی جو گاؤں ہی کے تھے جہنم رسید ہوئے باقی بھاگ کھڑے ہوئے۔ اس وقت پولیس کو عجیب و غریب حالت میں B.S.F کے آفیسروں اور جوانوں نے دیکھا، دیکھا وہ یہ کہ دو تین پولیس والے ان جلتے گھروں سے مرغا بکرا کر اپنے ہاتھوں میں لئے گھوم رہے تھے۔ اگر اس وقت B.S.F کے یہ جوان ۵ منٹ بھی تاخیر سے آتے تو پورا محلہ جل کر راکھ ہو چکا ہوتا، بہت بروقت یہ مدد غیبی نہیں تو اور کیا ہے۔

(۸) تھانہ شاہ کنڈ میں دلیان پور ایک گاؤں ہے یہاں بلوائیوں نے ۱۹ مسلمانوں کو ذبح کیا اور پوری مسلم آبادی کو جلا کر راکھ کا ڈھیر کر دیا۔ اسی گاؤں کے قریب کورنڈا نام کا ایک بستی ہے جس میں شریف اور بہادر راجپوت شادو خا سنگھ (مکھیا) رہتے ہیں۔ مولانا عبداللطیف صاحب مدرس مدرسہ ... اس واقعہ کے راوی ہیں کہ اس بہادر اور شریف اور انسانیت نواز راجپوت نے دلیان پور کے بہت سے مسلمانوں کو اپنے گھر میں پناہ دی۔ ایک موقع ایسا آیا کہ ایک مسلمان عورت جلتے ہوئے مکان میں اپنی دودھ پیتی بچی کے ساتھ گھر گئی۔ ظالموں نے اس شیر خوار بچی کو بھی نذر آتش کر دیا تھا۔ مگر شادو خا سنگھ نے اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے شعلوں میں گھس کر اس عورت کو بہ حفاظت نکال باہر کیا۔ بلوائیوں نے ان کو جان سے مارنے کی دھمکی دی ہم بھی مارا اور یہ بھی کہا کہ تمہارا بھائی بہادر سنگھ تو ہی گھر میں مسلمانوں

کو اس اس طرح قتل کر رہا ہے اور تو یہاں مسلمانوں کو بچاتا ہے اس نے جواب دیا میرا بھائی اگر مر بھی جائے تو پرواہ نہیں جب تک میری جان میں جان ہے میں تو مسلمانوں کو بچاؤں گا۔ اور اس نے ایسا کر دکھایا۔ یہ تائید ایزدی نہیں تو اور کیا ہے۔

(۹) ایک روز صبح ۹½ بجے پانچ گاڑی فوج کی ڈولا کے روڈ سے اس طرح گذری کہ درمیان میں فائر بریگیڈ ہے اور اوپر فوج کے جوان اپنی رائفلیں آبادی کی طرف سیدھی کئے ہوئے ہیں اور رانگ سے یہ اعلان کیا جا رہا تھا کہ آپ اپنے گھروں میں بند رہیں خبردار ۵ آدمی سے زیادہ کسی جگہ نظر آئیں گے تو گولی مار دی جائے گی۔ یہ منظر بڑا ہی خوفناک تھا بڑے بڑے دل گردے والے نڈھال ہو گئے اس کے بعد ہی دو تین دن کے اندر ایسا ہوا کہ میں ایک شب سر پر دار العلوم دیوبند کی دی ہوئی سبز پگڑی باندھ کر میں سرخ پیٹی اور اس میں تلوار لٹکائے قریب ۳ بجے گاؤں سے باہر گشت اور پہرہ داری کر رہا تھا۔ چند رضاکار اور بھی میرے ساتھ تھے کہ اچانک فوج کی گاڑی آ گئی اس کی لائٹ سے آنکھیں چندھیا گئیں۔ میرے ساتھ گھومنے والے تو ادھر ادھر چھپ گئے مگر میں لب روڈ ہی رہ گیا ایسے لباس اور تراش خراش میں بظاہر فوج کی گرفت سے بچنا ناممکن ہی نظر آ رہا تھا۔ مگر واہ رے غیبی مدد کہ ہم گاڑی کو دیکھتے رہے اور گاڑی والوں کی نظر میں ہم نظر نہ آئے، ورنہ گرفتاری سے بچنا بظاہر ناممکن تھا بلکہ سابقہ اعلان کے مطابق عین ممکن تھا کہ مجھے گولی مار دی جاتی۔

# وہ معزز تھے زمانہ میں مسلماں ہو کر

تحریر: مولانا محمد اسحاق قادری

دنیا میں کامیابی اور کامرانی کے مختلف پروگرام پیش کئے جاتے ہیں مگر دنیا و آخرت کی فلاح کا جو نظریہ قرآن کریم نے پیش کیا ہے اسے آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو ذیل کی آیت میں بیان کیا گیا ہے

قال اللہ تعالیٰ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

اس آیت میں آپ کو دو حکم دیئے گئے ہیں ایک یہ کہ آپ ایمان لائیں اور دوسرے یہ کہ تقویٰ اختیار کریں نتیجہ اس کا یہ بتلایا کہ آپ کو دنیاوی زندگی میں بھی کامیابی ہوگی اور آخرت میں بھی اس کے بعد فرمایا ہے کہ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ یعنی اللہ تعالیٰ کا یہ اٹل وعدہ ہے کہ جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ ذٰلِکَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ انسان کے لئے یہ بڑی کامیابی ہے حاصل یہ کہ ایمان و تقویٰ اختیار کرنے سے تم دنیا و آخرت دونوں جہاں میں کامیاب ہو جاؤ گے۔

آپ جانتے ہیں کہ آنحضورؐ کی تشریف آوری سے پہلے مخلوق کی کیا حالت تھی اور وہ ذلت کے کن عمیق غاروں میں گری ہوئی تھی یہود کا دعویٰ تھا کہ ہم خدا کے پیارے فرزند ہیں۔ یہودی ساہوکار بھاری بھاری بیاج پر غریبوں کو قرض دیتے اور ان کے زیور اور مکان اور عورتوں تک قبضہ کر لیتے جب ہزار ہا انسان اپنی زندگی کا سارا سامان ساہوکاروں کے ہاتھ لٹا چکے تو انہیں غلام بنا لیا جاتا تھا اور یہ یہودی ساہوکار ان غلاموں سے جانوروں کی طرح کام لیتے تھے۔ اسی حالت میں حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے حضورؐ نے تمام بنی نوع انسان کی برابری اور اخوت کی خوشخبری سنائی۔ طالبان حق آپ کے گرد جمع ہو گئے کفار و رؤسائے مکہ نے ان طالبین حق پرست پر سخت مظالم ڈھائے وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غریب امتیوں کو پکڑ لیتے اور ننگے بدن جلتی ہوئی ریت میں دبا دیتے کبھی لوہا تپا کر ان کے جسموں کو داغ دیتے کبھی پانی میں غوطے دیتے کبھی مشکیں کس لیتے اور لکڑی لوہے سے پیٹتے اور کبھی گلے میں رسہ باندھ کر، سخت بے دردی سے پتھریلی زمین پر گھسیٹتے اور انہیں خدا کا نام تک لینے کی اجازت نہ دیتے۔ یہ تھی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اہل اسلام کی حالت اور کافروں کی سختیاں اور اس کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی اپنی مفلسی اور غریبی ایک مستقل مصیبت تھی۔ بہت کم مسلمانوں کو پیٹ بھر کر کھانا نصیب ہوتا سینکڑوں مسلمان ایسے تھے کہ جب بھوک انہیں زیادہ دق کرتی تو وہ پیٹ پر پتھر باندھ لیتے۔ جب قریش کرکے قبیلہ بنی ہاشم کا بائیکاٹ کیا تو بنی ہاشم درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کرتے۔ اور ان کے بچے بلبلاتے تھے مگر ایک لقمہ بھی نصیب نہ ہوتا تھا انہی دنوں حضرت سعد بن ابی وقاص کو ایک سوکھا ہوا چمڑے کا ٹکڑا مل گیا آپ نے اسے پانی میں بھگو کر نرم کیا پھر آگ پر بھونا اور پھر ابال کر اس سے بھوک کی آگ بجھائی۔ آپ خود سمجھیے یہ کیسی تکلیف اور مصیبت کا وقت ہوگا۔ جب حضرت مصعب بن عمیرؓ نے شہادت پائی تو مسلمانوں کے پاس کفن کے لئے کپڑا تک نہ تھا ایک چھوٹی سی چادر تھی کہ جب اس سے میت کا سر چھپاتے تو پاؤں کھل جاتے اور اگر پاؤں چھپاتے تو سر کھل جاتا ان حالات سے اندازہ کیجئے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے دین کی خاطر کس کس قسم کے مصائب برداشت کئے مسلمانوں کی حالت یہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت اور بے نیازی دیکھیے کہ ادھر سے یہ آیتیں نازل ہو رہی ہیں۔ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا۔

اے رسولؐ ایمان لانے والوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان پر اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہونے والا ہے اور کہیں وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ۔ اے رسول مسلمانوں کو سنا دو کہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان سے خدا تعالیٰ وعدہ کرتا ہے کہ وہ انہیں

نجات دے گا اور بڑا اجر عطا فرمائے گا۔ اور کہیں فرمایا وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ۔ اے پیغمبر جب ہماری آیتوں پر ایمان لانے والے غریب لوگ آپ کے پاس آئیں تو انہیں سلام علیکم کہنا اور یہ خوشخبری دینا کہ تمہارے پروردگار نے تم پر مہربانی کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے گویا اس ناداری مظلومیت اور بے بسی کی حالت میں انہیں یہ کہا جا رہا ہے کہ اے مسلمانوں اپنے نبی کے حکم کی تابعداری کرتے چلے جاؤ۔ عنقریب تم پر فضل و رحمت کے دروازے کھل جائیں گے انہی حالات میں حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک مصیبت زدہ مسلمان کے پاس چلے جاتے تھے اور اسے خدا تعالیٰ کا پیغام سناتے تھے تاکہ وہ تسلی حاصل کریں ایک دن حضورؐ نے حضرت یاسر کی اولاد کو مار کھاتے دیکھا تو فرمایا اے آل یاسر صبر کرو تمہارا انعام جنت ہے ایک مسلمان کو قریش کو نے بہت دکھ دیا حضورؐ اس کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا۔

خدا کی قسم! وہ وقت قریب ہے جبکہ یہ دین مرتبہ کمال کو پہنچے گا اور کسی شخص کو خدا تعالیٰ کے سوا اور کا ڈر نہیں ہوگا بے شک خدا نے اپنے فرمانبرداروں سے جو وعدے کئے تھے وہ سچے ثابت ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غریب مسلمانوں کو جو تسلیاں دی تھیں وہ سب پوری ہو گئیں تاریخ اسلام بتاتی ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ نے جو حکم دیئے تھے ان پر عمل کرتے ہوئے ابھی بارہ برس بھی پورے نہ ہوئے تھے کہ غریب مسلمانوں پر چاروں طرف سے رحمت الٰہی کے بادل اٹھ آئے یہودی ساہوکار مدینے سے نکال دیئے گئے خیبر فتح ہو گیا مکہ معظمہ پر اسلام کا جھنڈا لہرانے لگا پھر چند ہی سالوں میں خدا کے فضل و رحمت کی وہ بارشیں ہوئیں کہ جس کی نظیر نہیں۔ روم اور ایران کے خزانے اونٹوں پر لد کر مدینے پہنچے اور اس دنیا کی سب سے بڑی بادشاہی مسلمانوں کے سپرد کر دی گئی مقام غور ہے کہ یہ سب کچھ کامیابی ان غریب مسلمانوں کو کس چیز سے ہوئی! غور و فکر کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ حکم قرآن کی پابندی اور رسول خدا کی پیروی کا نتیجہ تھا۔ کہاں وہ زمانہ کہ مسلمانوں کے گلے میں رسیاں باندھی جاتی تھیں اور انہیں پتھروں پر گھسیٹا جاتا تھا اور کہاں یہ زمانہ کہ نوشیرواں کے محل میں اذانیں بلند ہو رہی ہیں کہاں وہ زمانہ کہ مسلمانوں کی میتوں کو کفن تک نصیب نہیں ہوتا تھا اور کہاں یہ زمانہ کہ مسلمان خود انہیں اور غریبوں کو قیصر و کسریٰ کے خزانے بخشتے تھے اور کوئی طاقت ان کا ہاتھ نہیں پکڑ سکتی تھی۔ کہاں وہ زمانہ کہ غریب عرب اپنی عورتیں اور بچے گروی رکھ کر ساہوکاروں سے قرضے لیتے تھے۔ اور کہاں یہ زمانہ کہ انہوں نے روم و شام کے غلاموں کی گردنیں آزاد کرائیں

معجزہ جہاد ہوا! یہ جو کچھ بھی ہوا قرآن کی بدولت ہوا جن لوگوں نے قرآن کی پیروی کی رحمت خداوندی نے انہیں فرش سے اٹھا کر عرش پر بٹھا دیا اور جن لوگوں نے کتاب اللہ کو پس پشت ڈالا غضب خداوندی نے انہیں دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں ذلیل و خوار کیا ہے

وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر
اور ہم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر (اقبالؒ)

اس لئے میں آج مسلمانان عالم کو عموماً اور باشندگان پاکستان کو خصوصی خوشخبری سناتا ہوں۔

مسلمانو! تمہاری حالت کتنی بھی بری کیوں نہ ہو۔ تم کتنے بھی کمزور و غریب کیوں نہ ہو، اگر تم قرآن کو آج سے چودہ سو برس پہلے والے مسلمانوں کی طرح اپنے سینوں سے لگا لو اور اس کی پیروی کرو تو تم آج بھی دنیا کو پلٹ دو گے تم خزانوں کے مالک ہو جاؤ گے تم سلطنتیں فتح کرو گے تم جرمنی اور جاپان کے خزانے بانٹو گے تم انگلستان اور فرانس پر اسلام کا جھنڈا لہراؤ گے۔ تم امریکہ و افریقہ کو اپنے سامنے سرنگوں دیکھو گے مگر شرط یہ ہے کہ قرآن پڑھو، قرآن سیکھو اور قرآن کی پیروی کرو اور اس کی عملی صورت یہ ہے کہ تمام امیر و غریب اپنے بچوں اور بچیوں کو مدارس عربیہ میں داخل کرا کر کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روشناس کرائیں اور خود بھی اپنے سینوں میں قرآن کریم کے مطالعہ اور سمجھنے کا شوق پیدا فرمائیں اے اللہ مسلمانوں کو توفیق عمل عطا فرما (آمین)

ڈیلرز
قائد آباد کارپٹ ○ مون لائٹ ○ بلال کارپٹ ○
یونائیٹڈ کارپٹ ○ ڈیکورا کارپٹ ○ اولمپیا کارپٹ
مساجد کیلئے خاص رعائت
۴۔ این آر ایونیو، ایس ڈی ون بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد فون :۔ ۶۲۶۸۸۸

# واشنگٹن سے ایک سوال نامہ

حضرت مولانا تقی عثمانی ترجمہ : محمد عبداللہ میمن

اسلامک سنٹر، واشنگٹن کی طرف سے ۲۸ سوالات پر مشتمل ایک تفصیلی سوال نامہ اسلامی فقہ اکیڈمی جدہ کو موصول ہوا تھا جو ایسے مسائل پر مشتمل تھا جن کے بارے میں یورپ اور امریکہ میں رہائش پذیر مسلمان تسلی بخش جواب کے طالب رہتے ہیں۔ اکیڈمی نے وہ سوالنامہ تحقیقی جواب کے لیے حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کی خدمت میں ارسال کر دیا۔ مولانا موصوف نے ان کا تفصیلی اور تحقیقی جواب عربی میں تحریر فرمایا جس کا اردو ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔ مضمون کی تیسری قسط ہے

## شرعی محرم کے بغیر سفر کرنا

سوال نمبر ۷: بہت سی مسلمان عورتیں کسب معاش کے لئے یا تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے تنہا دور دراز کے ممالک کا سفر کرتی ہیں۔ سفر میں نہ تو شرعی محرم ان کے ساتھ ہوتا ہے اور نہ ان کے ساتھ جان پہچان والی عورتیں ہوتی ہیں اس صورت میں ان کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟ کیا ان کے لئے اس طرح تنہا سفر کرنا جائز ہے؟

جواب نمبر ۷: مسلم شریف میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"کوئی عورت تین روز (یعنی شرعی مسافت ۴۸ میل) سے زیادہ سفر نہ کرے الّا یہ کہ اس کے ساتھ اس کا شوہر یا محرم ہو"۔

مندرجہ بالا حدیث میں صراحت کے ساتھ عورت کو تنہا سفر کرنے سے ممانعت فرما دی گئی ہے اور جمہور فقہاء نے اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فرض حج کے لئے بھی شرعی محرم کے بغیر سفر کرنے کو ناجائز کہا ہے جبکہ اس کے مقابلے میں تعلیم و کسب معاش تو بہت کم درجہ کی چیزیں ہیں جن کی مسلمان عورتوں کو ضرورت ہی نہیں ہے اس لئے کہ خود شریعت اسلامیہ نے اس کی کفالت کی ذمہ داری شادی سے پہلے اس کے باپ پر اور شادی کے بعد اس کے شوہر پر ڈالی ہے اور عورت کو اس کی اجازت نہیں دی کہ وہ شدید ضرورت کے بغیر گھر سے نکلے لہٰذا کسب معاش اور حصول تعلیم کے لئے اس طرح بغیر محرم کے سفر کرنا جائز نہیں۔

ہاں، اگر کوئی عورت ایسی ہے جس کا نہ تو شوہر اور نہ باپ ہے اور نہ ہی کوئی دوسرا رشتہ دار ہے جو اس کی معاشی کفالت کر سکے اور نہ خود اس عورت کے پاس اتنا مال ہے جس کے ذریعے وہ اپنی ضروریات پوری کر سکے اس صورت میں اس عورت کے لئے بقدر ضرورت کسب معاش کے لئے شرعی پردہ کی پابندی کے ساتھ گھر سے نکلنا جائز ہے اور جب یہ مقصد اپنے وطن اور اپنے شہر میں رہ کر بھی بآسانی پورا ہو سکتا ہے تو اس کے لئے کسی غیر مسلم ملک کی طرف سفر کرنے کی ضرورت نہیں۔

(دیکھئے مغنی لابن قدامہ ص ۱۹۰ ج ۳) واللہ اعلم

## غیر مسلم ملک میں عورت کا تنہا قیام کرنا

سوال نمبر ۸: بعض مسلمان عورتیں اور نوجوان لڑکیاں جدید تعلیم کے حصول کے لئے یا کسب معاش کے لئے غیر مسلم ممالک میں بعض اوقات تنہا اور بعض اوقات غیر مسلم عورتوں کے ساتھ رہائش اختیار کر لیتی ہیں ان عورتوں کا اس طرح تنہا یا غیر مسلم عورتوں کے ساتھ رہائش اختیار کرنا کیسا ہے؟ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب نمبر ۸: جیسا کہ ہم نے اوپر ساتویں سوال کے جواب میں عرض کیا کہ ایک مسلمان عورت کے لئے حصول معاش کے لئے یا حصول تعلیم کے لئے محرم کے بغیر تنہا غیر مسلم ممالک کا سفر کرنا جائز نہیں اسی طرح قیام کرنا بھی جائز نہیں ہاں، اگر کسی عورت نے محرم کے ساتھ کسی غیر مسلم ملک کا سفر کیا تھا اور وہاں رہائش پذیر ہو کر اس کو اپنا وطن بنا لیا تھا پھر یا تو اس عورت کے محرم کا وہاں انتقال ہو گیا یا کسی وجہ سے وہ محرم وہاں سے سفر کر کے کسی اور جگہ چلا گیا، اور وہ عورت وہاں تنہا رہ گئی اس صورت میں اس عورت کے وہاں تنہا قیام کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ عورت وہاں رہ کر شرعی پردہ کی پابندی کرے۔ واللہ اعلم

## جن ہوٹلوں میں شراب اور خنزیر کی خرید و فروخت ہوتی ہو، ان میں ملازمت کرنے کا حکم

سوال نمبر ۹: وہ مسلمان طلبا جو حصول تعلیم کے لئے غیر مسلم ممالک کا سفر کر کے وہاں تعلیم حاصل کرتے ہیں ان کے معاشی اخراجات اور تعلیمی اخراجات کے لئے وہ رقوم ناکافی ہوتی ہیں جو ان کے والدین وغیرہ کی طرف ان کے لئے بھیجی جاتی ہیں چنانچہ وہ طلباء مجبوراً معاشی اور تعلیمی اخراجات پورے کرنے کے لئے حصول تعلیم کے ساتھ ساتھ وہاں ملازمت بھی اختیار کر لیتے ہیں اور بعض اوقات ان طلباء کو وہاں پر ایسے ہوٹلوں میں ملازمت ملتی ہے جن میں شراب اور خنزیر کی خرید و فروخت ہوتی ہے کیا ان طلباء کے لئے ایسے ہوٹلوں میں ملازمت اختیار کرنا جائز ہے؟

سوال نمبر ۱۰: بعض مسلمان غیر مسلم ممالک میں شراب بنا کر بیچنے کا پیشہ اختیار کر لیتے ہیں۔ کیا اس طرح غیر مسلموں کے لئے شراب بنا کر بیچنا یا خنزیر بیچنا جائز ہے؟

جواب نمبر ۹ و ۱۰: ایک مسلمان کے لئے غیر مسلم کے ہوٹل میں ملازمت کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ مسلمان شراب پلانے یا خنزیر یا دوسرے محرمات کو غیر مسلموں کے سامنے پیش کرنے کا عمل نہ کرے اس لئے کہ شراب پلانا یا اس کو دوسروں کے سامنے پیش کرنا حرام ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لعن اللّٰہ الخمر و شاربہا و ساقیہا و بائعہا و مبتاعہا و عاصرہا و معتصرہا

ومن ... والمحمولة اليه

اللہ جل شانہ نے شراب پر اس کے پینے والے پر اس کے پلانے والے، اس کے بیچنے والے، اس کے خریدنے والے، اس کو نچوڑنے والے اور جس کے لئے وہ نچوڑی جائے اور اس کے اٹھانے والے اور جس کی طرف اٹھا کر لے جائی جائے ان سب پر لعنت فرمائی ہے

(ابوداؤد کتاب الاشربہ ۔ باب العنب یعصر للخمر حدیث نمبر ۳۶۷۴ ص ۲۲۹ ج ۳)

ترمذی شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الخمر عشرۃ عاصرها ومعتصرها وشاربها وحاملها والمحمولة اليه وساقيها وبائعها وآكل ثمنها والمشتري لها والمشتراة له .

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے متعلق دس آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے شراب نچوڑنے والا جس کے لئے نچوڑی جائے اس کو پینے والا اٹھانے والا جس کے لئے اٹھا کر لے جائی جائے پلانے والا، بیچنے والا شراب بیچ کر اس کی قیمت کھانے والا خریدنے والا جس کے لئے خریدی جائے ۔

(ترمذی شریف کتاب البیوع باب ما جاء فی بیع الخمر حدیث نمبر ۱۲۱۳ ص ۳۸۰ ج ۲)

ابن ماجہ میں بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں ۔

عاصرها ومعتصرها والمعصورة له وحاملها والمحمولة له وبائعها والمبيوعة له وساقيها والمستقاة له

شراب نچوڑنے والا نچوڑنے والا جس کے لئے نچوڑی جائے، اس کو اٹھانے والا جس کے لئے اٹھا کر لے جائی جائے اس کو فروخت کرنے والا جس کو فروخت کی جائے پلانے والا جس کو پلائی جائے

(ابن ماجہ ص ۲۴۲ ج ۲ کتاب الاشربہ باب لعنت الخمر علی عشرۃ اوجہ حدیث نمبر ۳۳۸۰)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث روایت کی ہے

قالت: لما نزلت الآيات من آخر سورة البقرة خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقترأهن على الناس ثم نهى عن التجارة في الخمر

فرماتی ہیں کہ جب سورہ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لے گئے اور وہ آیات لوگوں کو پڑھ کر سنائیں اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی تجارت اور خرید و فروخت کی ممانعت کر دی

(بخاری شریف کتاب البیوع باب تحریم التجارۃ فی الخمر کتاب التفسیر تفسیر سورۃ البقرہ ۔ مسلم شریف کتاب البیوع باب تحریم بیع الخمر)

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ قول مرفوعاً نقل کیا ہے کہ

ان الذي حرم شربها حرم بيعها

جس ذات نے شراب پینے کو حرام قرار دیا ہے اسی ذات نے اس کی خرید و فروخت بھی حرام قرار دی ہے

اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں یہ روایت نقل کی ہے کہ

عن عبد الرحمن بن وعلة قال: سألت ابن عباس فقلت: انا بارض لنا بها الكروم وان اكثر غلاتها الخمر فذكر ابن عباس ان رجلا اهدى الى النبي صلى الله عليه وسلم راوية خمر فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الذي حرم شربها حرم بيعها

عبد الرحمن بن وعلہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ہم ایسے علاقے میں رہتے ہیں جہاں ہمارے پاس انگور کے باغات ہیں اور ہماری آمدنی کا زیادہ تر ذریعہ شراب ہی ہے ۔

اس کے جواب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں


## عقیدۂ ختم نبوت کی تائید اور قادیانیت کی تردید میں نظمیں

# ہر چہ گویم حق گویم

از شاعر ختم نبوت سید امین گیلانی

شاعر ختم نبوت الحاج سید امین گیلانی صاحب کی عمر اللہ با برکت عطا فرمائے اور انہیں مزید ہمت دے کہ وہ اشعار اور نظموں کی صورت میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنۂ قادیانیت کے تعاقب کے ساتھ حاکمان وقت کے گریبانوں کو بھی جھنجھوڑتے رہیں۔ آمین محترم گیلانی صاحب اس عنوان پر اب تک بیسیوں تو بے شمار نظمیں کہہ چکے ہیں لیکن ان میں سے چند اہم نظمیں منتخب کر کے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کتابی صورت میں شائع کر دی ہیں۔ ان میں حاکمان وقت کے گریبانوں کو بھی پکڑ لیا ہے اور قادیانیت کا بھی خوب تعاقب کیا گیا ہے گویا اب تک اس موضوع پر کہی جانے والی کم و بیش تمام نظمیں اس کتاب میں جمع ہو گئی ہیں اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات خصوصاً جلسوں اور کانفرنسوں میں پڑھنے والے حضرات کے لیے یہ نادر تحفہ ہے کتاب خوبصورت ٹائٹل اور عمدہ کاغذ پر طبع ہوئی ہے قیمت صرف دس روپے ہے۔ آج ہی منگوا لیجئے کہیں دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے۔ قیمت پیشگی روانہ فرمائیں۔

ملنے کا پتہ

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

فون نمبر: ۴۰۹۷۸

حاضر ہو کر شراب کی ایک مشک بطور ہدیہ کے پیش کی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا، جس ذات نے اس کے پینے کو حرام قرار دیا ہے اس کی خرید و فروخت کو بھی حرام قرار دیا ہے۔" (مسند احمد۔ ج ۱ ص ۲۴۴)

مندرجہ بالا احادیث سے یہ مسئلہ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ شراب کی تجارت بھی حرام ہے۔ درآمد برآمد ہو یا اس کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے جانا یا پلانا سب حرام ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے فتویٰ سے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ اگر کسی علاقے میں شراب [illegible] کا عام رواج ہو وہاں بھی کسی مسلمان کے لیے [illegible] معاش کے طور پر شراب کا پیشہ اختیار کرنا [illegible] اور میرے علم کے مطابق فقہاء میں سے کسی فقیہ نے بھی اس کی اجازت نہیں دی۔

واللہ اعلم بالصواب

# عقیدۂ ختمِ نبوت
## کتاب و سنت کی روشنی میں

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کا ایک اہم مقالہ

حدیث : ۸

"عن عقبة بن عامر قال قال رسول اللہ ﷺ لو كان بعدي نبي لكان عمر بن الخطاب۔" (ترمذی ص ۲۰۹ ج ۲)

ترجمہ۔ "حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔"

یہ حدیث حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے علاوہ مندرجہ ذیل حضرات سے بھی مروی ہے:

۱۔ حضرت ابو سعید خدریؓ (فتح الباری ص ۵۱ ج ۷، مجمع الزوائد ص ۶۸ ج ۹)

۲۔ عصمہ بن مالکؓ (مجمع الزوائد ص ۶۸ ج ۹)

"لو" کا لفظ فرض محال کے لئے آتا ہے۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عمرؓ میں نبوت کی صلاحیت کامل طور پر پائی جاتی ہے مگر چونکہ آپؐ کے بعد کسی کا نبی ہونا محال ہے اس لئے باوجود صلاحیت کے حضرت عمرؓ نبی نہیں بن سکے۔ امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ فرماتے ہیں:

"در شان حضرت فاروق رضی اللہ عنہ فرمودہ است علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام "لو کان بعدی نبی لکان عمر" یعنی لوازم و کمالاتیکہ در نبوت در کار است ہمہ را عمرؓ دارد اما چوں منصب نبوت بخاتم الرسلؐ ختم شدہ است علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام بدولت منصب نبوۃ مشرف نگشت۔" (مکتوب ۲۴ ص ۲۳، دفتر سوم)

ترجمہ۔ "حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے۔" یعنی وہ تمام لوازمات و کمالات جو نبوت کے لئے درکار ہیں سب حضرت عمرؓ میں موجود ہیں، لیکن چونکہ منصب نبوت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکا ہے اس لئے وہ منصب نبوت کی دولت سے مشرف نہیں ہوئے۔"

حدیث : ۹

"عن جبير بن مطعم رضي اللہ عنہ قال سمعت النبي ﷺ يقول انّ لي اسماء، انا محمد، و انا احمد، و انا الماحي الذي يمحو اللہ بي الكفر، و انا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي، و انا العاقب، والعاقب الذي ليس بعده نبي۔" (مشکوٰۃ ص ۵۱۵)

ترجمہ۔ "حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ میرے چند نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائیں گے اور میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب (سب کے بعد آنے والا) ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو اسمائے گرامی آپؐ کے خاتم النبیین ہونے کی دلالت کرتے ہیں۔ اول "الحاشر"۔ حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں اس کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"لا امة بعد امته لانه لا نبي بعده، نسب الحشر اليه، لانه يقع عقبه۔" (فتح الباری ص ۵۵۴ ج ۶)

ترجمہ۔ "یہ اس طرف اشارہ ہے کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی اور کوئی شریعت نہیں ..... سو چونکہ آپؐ کی امت کے بعد کوئی امت نہیں اور چونکہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں، اس لئے حشر کو آپؐ کی طرف منسوب کر دیا گیا، کیونکہ آپؐ کی تشریف آوری کے بعد حشر ہو گا۔"

دوسرا اسم گرامی "العاقب" جس کی تفسیر خود حدیث میں موجود ہے یعنی کہ:

"الذي ليس بعده نبي۔"

ترجمہ۔ "آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔"

اس مضمون کی احادیث مندرجہ ذیل حضرات سے بھی مروی ہیں:

۱۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ۔ ان کی حدیث کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

"كان رسول اللہ ﷺ يسمي لنا نفسه اسماء۔ فقال انا محمد واحمد والمقفي والحاشر و نبي التوبة و نبي الرحمة۔" (صحیح مسلم ص ۲۶۱ ج ۲)

ترجمہ۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے اپنے چند اسمائے گرامی ذکر فرماتے تھے، چنانچہ آپؐ نے فرمایا میں محمد ہوں، احمد ہوں، مقفی (سب نبیوں کے بعد آنے والا) ہوں، حاشر ہوں، نبی توبہ ہوں، نبی رحمت ہوں۔"

۲۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ۔ ان کی روایت کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

"قال انا محمد و انا احمد و انا نبي الرحمة و نبي التوبة و انا

المقفی و انا الحاشر و نبی الملاحم۔"
(شمائل ترمذی ص ۲۹، مجمع الزوائد ص ۲۸۴ ج ۸)

ترجمہ۔ فرمایا میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں نبی رحمت ہوں، میں نبی توبہ ہوں، میں مقفی (سب نبیوں کے بعد آنے والا) ہوں، میں حاشر ہوں اور نبی ملاحم (مجاہد نبی) ہوں۔

۳۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ۔ ان کی روایت کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

"انا احمد و انا محمد و انا الحاشر الذی احشر الناس علیٰ قدمی"
(مجمع الزوائد ص ۲۸۴ ج ۸)

ترجمہ۔ "میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں حاشر ہوں کہ لوگوں کو میرے قدموں میں جمع کیا جائے گا۔"

۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"انا احمد و محمد والحاشر و المقفی والخاتم" (مجمع الزوائد ص ۲۸۴ ج ۸)

ترجمہ۔ "میں احمد ہوں، محمد ہوں، حاشر ہوں، مقفی ہوں اور خاتم ہوں۔"

۵۔ "مرسل مجاہد"۔ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"انا محمد و احمد، انا رسول الرحمۃ، انا رسول الملحمۃ، انا المقفی والحاشر، وبعثت بالجهاد ولم ابعث بالزراع." (طبقات ابن سعد ص ۱۰۵ ج ۱)

ترجمہ۔ "میں محمد ہوں اور احمد ہوں، میں رسول رحمت ہوں، میں ایسا رسول ہوں جسے جنگ کا حکم ہوا ہے، میں مقفی اور حاشر ہوں، میں جہاد کے ساتھ بھیجا گیا ہوں کسان بنا کر نہیں بھیجا گیا۔"

۶۔ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ۔ (فتح الباری ص ۵۵۵ ج ۶)

## حدیث: ۱۰

متعدد احادیث میں یہ مضمون آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

"بعثت انا والساعۃ کھاتین"

ترجمہ۔ "مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی طرح بھیجا گیا ہے۔"

اس مضمون کی احادیث مندرجہ ذیل حضرات سے مروی ہیں:

۱۔ سہل بن سعدؓ (بخاری ص ۹۶۳ ج ۲، مسلم ص ۴۰۶ ج ۲، ترمذی)
۲۔ ابو ہریرہؓ (بخاری ص ۹۶۳ ج ۲)
۳۔ انس بن مالکؓ (بخاری ص ۹۶۳ ج ۲)
۴۔ مستورد بن شدادؓ (ترمذی ص ۴۴ ج ۲)
۵۔ جابر بن عبداللہؓ (مسلم ص ۲۸۴ ج ۱، نسائی ص ۲۳۴ ج ۱)
۶۔ سہل بن حنیفؓ (جامع الاصول ص ۳۸۵ ج ۱۰)
۷۔ بریدہؓ (مسند احمد ص ۳۴۸ ج ۵)
۸۔ ابی جبیرہؓ (مجمع الزوائد ص ۳۱۲ ج ۱۰)
۹۔ جابر بن سمرہؓ (مسند احمد ص ۱۰۳ ج ۵)
۱۰۔ وہب السوائیؓ (مجمع الزوائد ص ۳۱۱ ج ۱۰)
۱۱۔ ابو جحیفہؓ (کنز ص ۱۹۵ ج ۱۴، مسند احمد ص ۳۰۹ ج ۴)

ان احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے درمیان اتصال کا ذکر کیا گیا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری قرب قیامت کی علامت ہے اور اب قیامت تک آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ چنانچہ امام قرطبی "تذکرہ" میں لکھتے ہیں:

"و اما قولہ بعثت انا والساعۃ کھاتین فمعناہ انا النبی الاخیر فلا یلینی آخر، وانما تلینی القیامۃ کما تلی السبابۃ الوسطی ولیس بینھما اصبع آخریٰ.........ولیس بینی وبین القیامۃ نبی."
(التذکرۃ فی احوال الموتیٰ وامور الآخرۃ۔ ص ۷۱۱)

ترجمہ۔ "اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ: مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی طرح بھیجا گیا ہے، اس کے معنی یہ ہیں کہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد اور کوئی نبی نہیں، میرے بعد بس قیامت ہے، جیسا کہ انگشت شہادت درمیانی انگلی کے متصل واقع ہے، دونوں کے درمیان اور کوئی انگلی نہیں ..... اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان کوئی نبی نہیں۔"

علامہ سندھیؒ حاشیہ نسائی میں لکھتے ہیں:

"التشبیہ فی المقارنۃ بینھما، ای لیس بینھما اصبع اخریٰ کما انہ لا نبی بینہ ﷺ و بین الساعۃ." (حاشیہ سندھی)

ترجمہ۔ "تشبیہ دونوں کے درمیان اتصال میں ہے (یعنی دونوں کے باہم ملے ہوئے ہونے میں ہے) یعنی جس طرح ان دونوں کے درمیان کوئی اور انگلی نہیں اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اور قیامت کے درمیان اور کوئی نبی نہیں۔"

## اکابر امت کی تصریحات

چونکہ مسئلہ ختم نبوت پر قرآن کریم کی آیات اور احادیث متواترہ وارد ہیں اس لئے یہ عقیدہ امت میں متواتر چلا آرہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی شخص منصب نبوت پر فائز نہیں ہو سکتا اور جو شخص آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ یہاں چند اکابر کی تصریحات نقل کی جاتی ہیں:

۱۔ علامہ علی قاریؒ "شرح فقہ اکبر" میں لکھتے ہیں:

دعوی النبوۃ بعد نبینا ﷺ کفر بالاجماع. (شرح فقہ اکبر ص ۲۰۲)

ترجمہ۔ "ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔"

۲۔ حافظ ابن حزم اندلسی کتاب "الفصل فی الملل والاہواء والنحل" میں لکھتے ہیں:

"قد صح عن رسول اللہ ﷺ بنقل الکواف التی نقلت نبوتہ اعلامہ وکتابہ انہ اخبر انہ لا نبی بعدہ، الا ماجاءت الاخبار الصحاح من "نزول عیسیٰؑ" علیہ السلام الذی بعث الی بنی اسرائیل وادعی الیھود قتلہ و صلبہ فوجب الاقرار بھذا الجملۃ وصح ان وجود النبوۃ بعدہ علیہ السلام باطل لا یکون البتہ."
(کتاب الفصل ص ۷۷ ج ۱)

ترجمہ۔ "جس کثیر التعداد جماعت اور جم غفیر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور نشانات اور قرآن مجید کو نقل کیا ہے اسی کثیر التعداد جماعت اور جم غفیر کی نقل سے حضور علیہ السلام کا یہ فرمان بھی ثابت ہو چکا ہے کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا۔ البتہ صحیح احادیث میں یہ ضرور آیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ یہ وہی عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو بنی اسرائیل میں مبعوث ہوئے تھے اور یہود نے جن کو قتل کرنے اور صلیب دینے کا دعویٰ کیا تھا۔ پس اس امر کا اقرار واجب ہے کہ حضور علیہ السلام کے بعد نبوت کا وجود باطل ہے، ہرگز نہیں ہو سکتا۔"

حافظ ابن حزم ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

"هذا مع سماعهم قول الله تعالىٰ ولكن رسول الله و خاتم النبيين و قول رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نبي بعدي فكيف يستجيز مسلم ان يثبت بعده عليه السلام نبياً في الارض حاشا ما استثناه رسول الله ﷺ في الآثار المسندة الثابتة في نزول عيسىٰ بن مريم عليه السلام في آخر الزمان."

(کتاب الفصل ص ۱۸۰ ج ۳ ۔ مکتبہ دارالمعرفۃ للطباعۃ والنشر بیروت۔ لبنان)

ترجمہ۔ "اللہ تعالیٰ کا فرمان " ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین " اور حضور علیہ السلام کا ارشاد " لا نبی بعدی " سن کر کوئی مسلمان کیسے جائز سمجھ سکتا ہے کہ حضور علیہ السلام کے بعد زمین میں کسی نبی کی بعثت ثابت کی جائے سوائے نزول عیسیٰ کے آخر زمانہ میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث مسندہ سے ثابت ہے۔"

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

"و اما من قال ان الله عزوجل فلان لانسان بعينه و ان الله يحل في جسم من اجسام خلقه. او ان بعد محمد ﷺ نبي غير عيسىٰ بن مريم فانه لا يختلف اثنان في تكفيره."

(کتاب الفصل ص ۲۴۹ ۔ ۲۵۰ ج ۳)

ترجمہ۔ "جس شخص نے کسی انسان کو کہا کہ یہ اللہ ہے یا یہ کہا کہ اللہ اپنی خلقت کے اجسام میں سے کسی جسم میں حلول کرتا ہے یا یہ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہے، سوائے عیسیٰ علیہ السلام کے، پس ایسے شخص کے کافر ہونے میں دو آدمیوں کا بھی اختلاف نہیں۔"

۳۔ حافظ فضل اللہ تورپشتی (م ۶۳۰) کا اسلامی عقائد پر ایک رسالہ "معتقد فی المعتقد" کے نام سے فارسی میں ہے جس میں عقیدہ ختم نبوت بہت تفصیل سے لکھا ہے اور آخر میں منکرین ختم نبوت کے خارج از اسلام ہونے کی تصریح فرمائی ہے۔ اس کے چند ضروری اقتباسات درج ذیل ہیں:

"و ازاں جملہ آنست کہ تصدیق وی کند کہ بعد از وی ہیچ نبی نباشد مرسل و نہ غیر مرسل، و مراد از خاتم النبیین آنست کہ نبوت را مہر کرد و نبوت بآمدن او تمام شد یا بمعنی آنکہ خدا تعالیٰ پیغمبری را بوی ختم کرد و ختم خدای حکم است بدانچہ ازاں نخواہد گردانیدن۔" (معتقد المعتقد ص ۹۴)

ترجمہ۔ منجملہ عقائد کے یہ ہے کہ اس بات کی تصدیق کرے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں، نہ رسول اور نہ غیر رسول، اور " خاتم النبیین " سے مراد یہ ہے کہ آپ نے نبوت پر مہر لگادی۔ اور نبوت آپ کی تشریف آوری سے حد تمام کو پہنچ گئی یا یہ معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے پیغمبری پر آپ کے ذریعہ مہر لگادی اور خدا تعالیٰ کا مہر کرنا اس بات کا حکم ہے کہ آپ کے بعد نبی نہیں بھیجے گا۔"

"و احادیث بسیار از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درست شدہ است کہ نبوت بآمدن او تمام شد و بعد از وی دیگرے نباشد و ازاں احادیث یکے را معنی آنست کہ در امت من نزدیک سی دجال کذاب باشند کہ ہریک از ایشاں دعویٰ کند کہ من نبی ام و بعد از من ہیچ نبی نباشد۔" (ص ۹۵)

"و روایات و احادیث دریں باب افزوں از آنست کہ بر تواں شمردن۔"

"و چوں ازیں طریق ثابت شد کہ بعد از وی ہیچ نبی نباشد ضرورت رسول ہم نباشد زیرا کہ ہیچ رسول نباشد کہ نبی نباشد چوں نبوت نفی کرد، رسالت بطریق اولیٰ منتفی باشد۔" (۹۶)

ترجمہ۔ "اور بہت سی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں کہ نبوت آپ کی تشریف آوری پر پوری ہوگئی آپ کے بعد کوئی اور نبی نہیں ہوگا۔ ان احادیث میں سے ایک حدیث کا مضمون یہ ہے کہ میری امت میں تقریباً تیس جھوٹے دجال ہوں گے ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔"

اور اس باب میں روایات و احادیث حد شمار سے زیادہ ہیں۔

"جب اس طریقہ سے ثابت ہوا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا تو بدیہی بات ہے کہ رسول بھی نہ ہوگا کیوں کہ کوئی رسول ایسا نہیں ہوتا جو نبی نہ ہو۔ جب نبوت کی نفی کردی تو رسالت کی نفی بدرجہ اولیٰ ہوگئی۔"

"بحمد اللہ ایں مسئلہ درمیان اسلامیان روشن تر ازاں است کہ آنرا بکشف و بیان حاجت افتد اما ایں مقدار از قرآن از ترس آں یاد کردیم کہ مبادا زندیقی جاہلی را در شبہتی اندازد۔

و منکر ایں مسئلہ کسی تواند بود کہ اصلا در نبوت او معتقد نہ باشد کہ اگر برسالت او معترف بودی وی را در ہرچہ ازاں خبر داد صادق دانستی۔

و بہماں حجتہا کہ از طریق تواتر رسالت او پیش از ما بداں درست شدہ است ایں نیز درست شد کہ وی باز پسین پیغمبراں است در زمان او و تا قیامت بعد از وی ہیچ نبی نباشد، و ہرکہ دریں بشک است دراں نیز بشک است۔ و آنکس کہ گوید بعد ازیں نبی دیگر بود یا ہست یا خواہد بود و آنکس کہ گوید کہ امکان دارد کہ باشد کافر است۔" (ص ۹۶)

ترجمہ: بحمد اللہ! یہ مسئلہ اہل اسلام کے درمیان اس سے زیادہ روشن ہے کہ اس کی تشریح و وضاحت کی ضرورت ہو۔ اتنی وضاحت بھی ہم نے قرآن کریم سے اس اندیشہ کی بناء پر کردی کہ مبادا کوئی زندیق کسی جاہل کو شبہ میں ڈالے۔

اور عقیدہ ختم نبوت کا منکر وہی شخص ہو سکتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر بھی ایمان نہ رکھتا ہو۔ کیوں کہ اگر یہ شخص آپ کی رسالت کا قائل ہوتا تو جن چیزوں کی آپ نے خبر دی ہے ان میں آپ کو سچا سمجھتا۔

اور جن دلائل اور جس طریق تواتر سے آپ کی رسالت و نبوت ہمارے لئے ثابت ہوئی ہے ٹھیک اسی درجہ کے تواتر سے یہ بات بھی ثابت ہوئی ہے کہ آپ آخری نبی ہیں اور آپ کے زمانہ میں اور قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا اور جس شخص کو اس ختم نبوت میں شک ہو اسے خود رسالت محمدیؐ میں بھی شک ہوگا، اور جو شخص یہ کہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی ہوا تھا یا اب موجود ہے یا آئندہ کوئی نبی ہوگا، اسی طرح جو شخص یہ کہے کہ آپ کے بعد نبی ہو سکتا ہے وہ کافر ہے۔" (جاری ہے)


## يد الله على الجماعة

تم پر جماعت میں رہنا لازم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا دست عنایت جماعت پر ہے اور بلاشبہ شیطان انسان کے حق میں بھیڑیئے کی مانند ہے جو ریوڑ سے جدا ہونے والی یا آگے نکل جانے والی یا دور چلے جانے والی یا اکیلی رہ جانے والی بکری کو اٹھا لے جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

## اخبار ختم نبوت

# عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کی پریس کانفرنس

- قادیانی رشیدوانیوں پر مشتمل چارج شیٹ
- قادیانی تنظیمیں زیر زمین اسلام و ملک دشمن سرگرمیوں میں مصروف ہیں

رپورٹ :۔ حبیب احمد عابد

ستمبر ۱۹۷۴ء کو پوری قوم کے مطالبہ پر پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے فیصلہ کی اکثریت رائے کی تائید کے بعد جھوٹا قادیانی نبوت کے جانشین ملک پاکستان کے خلاف شرپسندانہ سرگرمیوں میں مصروف عمل ہو گئے اور زیر زمین سرگرمیوں کا سلسلہ شروع کر دیا اسلام دشمن قوتوں کی مدد سے قادیانی جماعت پاکستان میں موجود اپنی ذیلی تنظیموں اور اپنے پروردہ کردہ عسکری گروہوں کے ذریعے دہشت پسندانہ کارروائیوں میں مصروف ہے قادیانی اور قادیانی نواز قوتیں جہاں اسلام اور پاکستان دشمن کارروائیوں میں مصروف کار ہیں۔

امت مسلمہ اور ملکی سالمیت کے لئے شدید نقصان کا باعث بننے والی قادیانی سرگرمیوں اور سازشوں کے محرکات کی تفصیل کے ساتھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے راہنما حاجی عبد الحمید رحمانی محمد متین خالد اور مولانا شوکت علی شاہ نے گزشتہ روز مجلس کے مقامی دفاتر میں اخباری نمائندگان کے روبرو تھے اس موقع پر صحافیوں کی کثیر تعداد کے علاوہ ننکانہ مجلس کے دیگر عہدے داران و اراکین جمع تھے مجلس ننکانہ کے امیر حاجی عبد الحمید رحمانی نے غیر مقلدی کلمات و تمہید کے بعد اس پریس کانفرنس میں خطاب کا آغاز کیا اُن کا کہنا تھا کہ قادیانی اپنے غیر ملکی آقاؤں کے اشارے پر ملکی امن و امان کو تہہ و بالا کرنے اور وطن عزیز کی سالمیت کو داؤ پر لگانے کے درپے ہیں قادیانی اخبار ... معاندین کی رشیدوانیوں میں ... آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزیاں کی جا رہی ہیں اور اس معاملہ میں قانون بھی بے بس نظر آ رہا ہے قادیانی اپنی ... اسلام دشمنی کا اظہار مختلف صورتوں میں کرتے ... تحریک ختم نبوت کے سرگرم ... ساتھ ہی مجاہدین اسلام و ختم نبوت پر ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھائے ... مقدس کتاب قرآن حکیم کی توہین و تحریف کے ... کے قادیانیوں کے ... انحراف ... میں کوئی ...

کی سالمیت بالکل گوارا نہیں ہو رہی۔ اپنے مرشد مرزا محمود کی پیشگوئی کو پورا کرکے پاکستان کو اکھنڈ بھارت میں تبدیل کرنے کے شدت سے خواہش مند ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ قادیانی پاکستان کے اتحاد اور سالمیت کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے میں پورے زور شور سے مصروف ہیں کیونکہ ان کا نظریہ ہے کہ پاکستان کا اتحاد اور اس کی سالمیت ان کے عزائم میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے حاجی عبد الحمید رحمانی نے برادران اسلام اور ہم وطنوں پر اقتباس شکوہ کیا کہ ان کی غفلت سے اسلام دشمن ٹولے قادیانیوں کی شر انگیزیاں بڑھ رہی ہیں اور وہ پاکستان کی جڑیں کاٹ کر اسلام اور پاکستان کو رفتہ رفتہ صفحہ ہستی سے مٹانے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔

انہوں نے حکمران اور سیاستدان طبقہ سے اپیل کی کہ گروہ نہیں ملکی سلامتی خطرے ہے لوگ قادیانی گروہ کا موثر سد باب کیا جائے

جناب عبد الحمید رحمانی کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے بانی جناب ناظم شوکت علی شاہ اپنے صحافیوں سے مخاطب تھے "ختم نبوت ہمارا عقیدہ ہی نہیں بلکہ زبان سے آقائے مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہمارے درمیان پیوستہ الفت و دوری کو کھولتا ہے۔ اسی رشتے پر تلوار چلانے کے لئے مرزا قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرکے شیطنت کی انتہا کر دی اس مردود نے انبیاء کرام و دین اسلام اور مسلمانوں کی مقدس شخصیات کے خلاف ہرزہ سرائیاں کرکے شیطان کا بچہ ہونا اور انگریز فرنگی کا خود کاشتہ پودا ہونے کا حق نہایت خوبی سے ادا کیا ہے

اپنے روایتی و ایمانی جوش و جذبات کا مظاہرہ کرتے ہوئے شوکت علی شاہ کہہ رہے تھے کہ قادیانیوں نے آج تک پاکستان کو دلی طور پر تسلیم نہیں کیا اور یہ نعرہ آج تک ہمارے ملی اور ملکی وجود کے لئے دیمک بنا ہوا ہے جن پر ... قادیانی

فتنہ کے نام کے غیر مسلمانوں کا مستقبل محفوظ نہیں انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی سو سالہ غداری کی کہانیاں اب منظر عام پر آ چکی ہیں رسول عربی کے دامن سے چمٹ جانے کی ناپاک جسارت اور مسلمانوں کے دشمنوں پر جان نثار کی ان کے مذہبی فرائض میں داخل ہیں۔ اکھنڈ بھارت قادیانیوں کا عقیدہ ہے بلوچستان پر قبضہ کی سازشیں و سرگرمیاں ڈھکی چھپی بات نہیں رہی یہ تو ہے کہ یہ جہاں رہیں جہاں جائیں بچھو کی طرح ڈنگ مارنا ان کی جبلت میں داخل ہے انہوں نے مطالبہ کیا کہ کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کو علیحدہ کیا جائے اور قادیانی عبادت گاہوں اور ان کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے

اور آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے نوجوان پرعزم اور سرگرم صدر محمد متین خالد کی تھی کسی جلسہ عام میں کئے جانے والے شعلہ بار خطاب کی مانند جناب متین خالد کا اس اخباری کانفرنس میں بیان قادیانی فتنہ انگیزیوں پر مشتمل ایک چارج شیٹ تھا قیام پاکستان کے وقت سے لے کر آج تک کا قادیانی سازشوں و ریشہ دوانیوں کا خلاصہ انہوں نے ان الفاظ میں پیش کیا" تشکیل پاکستان کے وقت برطانوی سامراج ایک قادیانی کو پاکستان کا وزیر خارجہ بنانے میں کامیاب ہو گیا جس نے سازش کے تحت قادیان (بھارت) سے اپنا مرکز "ربوہ" منتقل کروایا اور اعلیٰ حکومتی عہدوں پر قادیانیوں کو تعینات کرکے پاکستان کی جڑیں کھوکھلی اور اس پر قبضہ کرکے مسلمانوں کو اپنا غلام بنانے کی سازش کی مسئلہ کشمیر کے حل میں بھی یہی قادیانی ... رکاوٹ بنا۔ شہید لیاقت علی خان کا قتل قادیانی سازش کا نتیجہ تھا ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں قادیانیوں نے افواج پاکستان کو بھارت کے ہاتھوں نقصان سے دوچار کرنے کی گھناؤنی سازش کی۔ پاکستان کی تاریخ کے اندر قادیانیوں نے اتنا ... کردار ادا کیا ہے کہ اسلام و پاکستان کے بارے میں ان کے خیالات و نظریات

واضح ہوگئے ہیں بدنام زمانہ قادیانی ایم ایم احمد اپنے قادیانی و یہودی آقاؤں کے حکم پر ۱۹۷۱ء میں پاکستان کا بازو بنگلہ دیش (مشرقی پاکستان) علیحدہ کرنے کا باعث بنا۔ سالہا سال سے پاکستان کی بنیادوں پر اس [illegible] کے لئے قادیانی جماعت کے ہاتھوں سانحہ بہاولپور رونما ہوا۔ آج بھی قادیانی پاکستان کی سلامتی اور امن کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے ہیں بالعموم پورے ملک اور بالخصوص صوبہ سندھ میں حالات بگاڑنے میں قادیانی سازشوں کو گہرا عمل دخل حاصل ہے۔

متین خالد کا کہنا تھا کہ پاکستان بھر میں قادیانیوں کی آبادی چار لاکھ سے بھی کم ہے لیکن یہ پاکستان کو "قادیانی سٹیٹ بنانا" چاہتے ہیں —— اور پھر آخر میں حکومت وقت سے ان کے مطالبات تھے کہ قادیانیوں کو اسلام کے نام پر اسلام سے بغاوت کرنے اور مسلمان ہونے کا دھوکہ دے کر امت مسلمہ کے اندر نفاق و انتشار پھیلانے سے روکا جائے، ان کو کلیدی عہدوں سے الگ کیا جائے، ربوہ کی مکمل تلاشی لے کر وہاں سے اسلحہ کے ذخائر برآمد کئے جائیں ان کے بیرونی تعلقات خصوصاً اسرائیل پر کڑی نظر رکھی جائے قرآن و حدیث اور ملک و ملت کے خلاف ذخیرہ ان کی دست برد سے نکال کر ضبط کیا جائے۔ قادیانی اخبارات و رسائل اور ان کی ذیلی تنظیموں پر فی الفور پابندی عائد کی جائے امتناع قادیانیت آرڈیننس پر سختی سے عملدرآمد کرایا جائے اور مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

## نسیم قادیانی کی موت پر تعزیتی بیان کی مذمت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی اسلام کے رہنماؤں مولانا عبدالرؤف الازہری، مولانا احسان احمد دانش نے اپنے مشترکہ بیان میں اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب نسیم احمد قادیانی کی وفات پر صدر غلام اسحاق خان سابق وزیر اعظم بینظیر بھٹو اور اٹامک انرجی کمیشن کے ڈاکٹر منیر احمد کے بیان کی پرزور مذمت کی ہے۔ جس میں انہوں نے نسیم احمد قادیانی کیلئے کہا کہ خدا انہیں جوار رحمت میں جگہ دے اور بار بار مرحوم کے جملے استعمال کئے ان رہنماؤں نے کہا کہ کسی غیر مسلم کیلئے مرحوم کا لفظ کہنا اور خدا انہیں جوار رحمت میں جگہ دے کے جملے استعمال کرنا اسلام کے ساتھ بدترین مذاق ہے اس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔

## قصبہ پیلو وینس
# نزد روڈہ میں جلسہ ختمِ نبوت
## مجاہدین و مبلغین کی ولولہ انگیز تقریریں

بمقام جنوبی مسجد پیلو وینس نزد روڈہ ضلع خوشاب ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کا اہتمام شبان ختم نبوت خوشاب اور پیلو وینس شہر کے مخیر حضرات نے کیا اس کانفرنس کا انعقاد عالمی مجلس ختم نبوت کے مبلغ مولانا غلام مصطفےٰ کی کوششوں سے ہوا۔ انہوں نے چند روز قبل پیلو وینس کا دورہ کیا اور قادیانیوں کی پیلو وینس میں سرگرمیاں اور مسلمانوں کی مرزائیت سے ناواقفی پر اس کانفرنس کا انعقاد کروایا اس کانفرنس میں علاقہ بھر سے کافی لوگوں نے بسوں موٹر سائیکلوں کاروں ویگنوں کے ذریعے پیلو وینس پہنچے۔

کانفرنس کا آغاز تلاوت سے ہوا مظہر الحق صاحب نے کیا اس کے بعد حضور کریم کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے نعتیں پڑھی گئی اس کے بعد باقاعدہ کانفرنس کا آغاز ہوا سب سے پہلے مرکزی مبلغ جناب غلام مصطفےٰ صاحب نے ختم نبوت کے موضوع پر تفصیلی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حضور کریم کی ختم نبوت پر ہر مسلمان کا اگر عقیدہ نہیں ہوگا وہ جھوٹا ہوگا منکر ہوگا منافق ہوگا بلکہ مرتد ہوگا اور واجب القتل ہوگا حضور کریم نے ہر طرح کی تکلیفیں جھیلیں لیکن انہوں نے اپنے ہر دکھ تکلیف کو قبول کر کے صرف اور صرف اپنی امت کے لئے دعائیں کیں ہر دکھ تکلیف کے موقع پر دعا مانگی کہ یا اللہ میری امت کو بخشنا۔

اس کے بعد مولانا خدا بخش صاحب خطیب (صدیق آباد) نے اپنے مخصوص انداز میں خطاب کیا انہوں نے کہا کہ حضور کریم سے پہلے نبی اس دنیا میں تشریف لاتے رہے تو وہ کسی خطے کسی علاقے کے لئے آتے تھے لیکن ہمارے نبی حضور کریم پوری دنیا کے نبی بن کر آئے حضور کریم کی ختم نبوت کی تائید قرآن مجید میں ۱۰۰ دفعہ ہوئی اس کے علاوہ ۲۱۰ احادیث ہیں جن میں حضور کریم کی ختم نبوت کی تائید کی گئی ہے اس لئے اگر کوئی حضور کریم کی ختم نبوت کو نہ مانے وہ قرآن کا منکر احادیث کا منکر اجماع امت کا منکر ہے بلکہ وہ سب سے بدترین کافر ہے۔ مرزائی آپ لوگوں کو یہ بتاتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں وہ آپ کو دھوکہ دیتے ہیں حالانکہ ہم خدا کے لئے اپنے دین کو اپنے اسلام کو اپنے پیارے نبی کی ختم نبوت کا بغور مطالعہ کرو مرزائیوں سے بائیکاٹ کرو۔ ان کو ہر جگہ پر رسوا اور بدنام کرو ان کا ہر مسلمان پر محاسبہ کرنا فرض ہے گزشتہ دنوں ربوہ میں ایک قادیانی پروفیسر نے ایک اجلاس میں اپنے مرزا غلام احمد کے نظام کی تعریف کرتا ہوا کہتا ہے کہ مرزا غلام احمد کا نظام اب ۱۰۰ برس تک چل رہا ہے لیکن حضور کریم کا نظام ناکام ہو گیا اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور کریم کے صحابہؓ نااہل تھے لیکن مرزا کے صحابہ اہل ہیں۔ مولانا خدا بخش صاحب نے مرزائیوں کو چیلنج کیا کہ مرزا کی اپنی کتابوں میں مرزا کی جھوٹی باتیں اُس کی اپنی زبانی اور اُس کے لڑکے کی زبانی تحریر ہیں لہٰذا مرزائی اپنی کتابوں میں مرزا کو صرف شریف آدمی ثابت کر دیں تو اُن کا منہ مانگا انعام دوں گا اس کے بعد قاری سعید احمد اسعد کے صاحبزادے محمد عبیدالرحمٰن کی عمر آٹھ سال ہے نے پر جوش طریقے سے ختم نبوت کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ اور نوجوانوں کے جذبات کو ابھارا اور مرزا غلام احمد کی جھوٹی نبوت کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اُس نے مرزائیوں کو چیلنج کیا کہ آپ کا بڑے سے بڑا مرزا طاہر میرے ساتھ مباہلہ کر لے۔ اس کے بعد سرگودھا کے مبلغ ختم نبوت جناب مولانا ضیاء الحق صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں ختم نبوت کے موضوع پر تفصیلی تقریر کی انہوں نے کہا حضور کریم کی وفات کے بعد بہت سے جھوٹے نبیوں نے نبوت کا دعویٰ کیا لیکن صحابہ کرام نے ان کو واصل جہنم کیا اب اس صدی میں انگریزوں نے مسلمانوں کو کمزور کرنے اور ان میں انتشار پھیلانے کے لئے اپنے ایک مخصوص ایجنٹ کو یہ کام سپرد کیا کہ تم اپنی نبوت کا اعلان کر دو تو اُس نے اس کام کو سرانجام دیا حالانکہ اُس کو نبی تو نبی ایک شریف آدمی بھی نہیں کہا جا سکتا۔

اس کے بعد نوجوان عالم جناب حضرت قاری سعید احمد اسعد نے اپنے مخصوص انداز میں ختم نبوت پر تفصیل سے

بیان دیا۔ انہوں نے قرآن و حدیث کی روشنی میں ختم نبوت کے مسئلہ پر روشنی ڈالی انہوں نے صحابہ کرام کے ایثار و قربانی کا تذکرہ کیا کہ انہوں نے حضور کریم کی خاطر اپنی (بیوی بچوں) گھر بار جان و مال ہر قدم پر ہر موقعہ پر قربان کیا آج ہم اپنے آپ کو حضور کریم کے عاشق کہلواتے ہیں

لیکن آج ختم نبوت پر ڈاکہ ہوا ہے اور ہم ٹس سے مس نہیں ہوتے مسلمانو اگر تمہیں اپنی جان و مال ماں باپ رشتہ داروں سے حضور کریم کی محبت زیادہ نہیں تو آپ مسلمان نہیں ہیں قاری صاحب نے کہا کہ اگر ہماری ماں یا بہن کو کوئی گالی دے تو ہم برداشت نہیں کر سکتے لیکن آج حضور کریم کو اور اُن کی اہل بیت کو گالیاں دی جاتی ہیں لیکن ہماری غیرت ختم ہو گئی بلکہ ہم اُن کے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے ہیں شادی غمی میں اُن کے ساتھ شریک ہوتے ہیں مسلمانو خدا کے لئے اپنے ایمان کو بچاؤ مرزائیوں کا بائیکاٹ کرو اُن کو مسلمان کہلانے کا کوئی حق نہیں لہٰذا اُن کے ان چالاکیوں پر کڑی نگرانی رکھی جائے

پڑھے لکھے نوجوان اپنے بزرگوں کو اپنی ماؤں بہنوں کو مرزائیوں کے عقائد کے بارے میں بتائیں کیونکہ اگر کوئی آپ کی ماں بہن یا بزرگ ایسی حالت میں وفات پا جائیں اُس کے ایمان میں شک ہوا تو آپ سے پوچھ ہو گی قیامت کے دن۔

آخر میں مجاہد ختم نبوت مولانا محمد اکرم طوفانی سرگودھا نے پرجوش خطاب کیا۔

## عالمی مجلس تربت مکران کی کارکردگی پر اظہار اطمینان

مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما اور صوبائی جوائنٹ سیکرٹری مفتی احتشام الحق آسیا آبادی نے آج ضلع تربت اور مکران ڈویژن کے دیگر رہنماؤں نے مجلس تحفظ ختم نبوت کی کارکردگی کا جائزہ لیا۔ اس سلسلے میں انہوں نے کارکنان مجلس کی کارکردگی پر اظہار اطمینان کیا۔ اور رفقاء ختم نبوت اور کارکنوں کو ہدایت کی کہ وہ اس سلسلے میں اپنی جد وجہد کو جاری رکھتے ہوئے شب و روز محنت سے کام لیں۔ انہوں نے سا تھ ہی پر زور دیا کہ اس سلسلے میں آپ کی معمولی سی کمزوری آپ کی تحریک کو کئی سال پیچھے کی طرف دھکیل دے گی۔ اس لئے پوری تندہی اور جذبے کے ساتھ کام کی ضرورت ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ اگر آپ نے مسلسل جد وجہد سے کام لیا تو آئندہ کیلئے مکران ڈویژن میں کسی جھوٹے مدعی نبوت کا ماننے والا باقی نہیں رہے گا۔ اور ارض پاکستان میں کوئی بھی شخص جعلی نبی کا تصور بھی نہیں کر سکے گا۔

# شہید محمد عباس کے قاتلوں کیخلاف مقدمہ کی سماعت جلد شروع کی جائے

## عالمی مجلس فیصل آباد کے وفد نے مولوی فقیر محمد کی قیادت میں قبر پر حاضری دی

فیصل آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے جڑانوالہ کے چک نمبر ۵۶۳ گ ب، مشرقی میں گزشتہ سال قادیانی غیر مسلموں کی طرف سے قرآن پاک کی بے حرمتی کرنے اور نسخے نذر آتش کرنے پر احتجاج کرنے والے مسلمانوں پر قادیانیوں کی فائرنگ سے شہید ہونے والے نوجوان غیر شادی شدہ محمد عباس کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ شہید محمد عباس کے قاتلوں کے خلاف مقدمہ کی سماعت جلد از جلد شروع کرائی جائے۔ اور قرآن پاک کے نسخوں کو نذر آتش کرنے والے قادیانی غیر مسلموں کے خلاف زیر سماعت مقدمہ کا جلد فیصلہ کرایا جائے اس سلسلہ میں چک نمبر ۵۶۳ گ ب میں ۲۶ جولائی ۱۹۹۰ء کو محمد عباس شہید کی پہلی برسی کی تقریبات نہایت عقیدت و احترام سے منائی گئیں اور علاقہ کے مسلمانوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی فیصل آباد سے عالمی مجلس کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد کی زیر قیادت ایک وفد جس میں چوہدری محمد اقبال، فاروق احمد نیازی اور محمد اشرف بٹ شامل تھے نے چک نمبر ۵۶۳ گ ب میں شہید محمد عباس کے گھر اور قبر پر حاضری دی اور شہید کیلئے بلندی درجات کی دعا کی اس موقعہ پر چک نمبر ۵۶۳ گ ب کے معززین کی کثیر تعداد موجود تھی اس چک کے غریب لوگوں نے اپنے عزم کو دہرایا کہ قادیانی غیر مسلموں کا بائیکاٹ جاری رہے گا حتیٰ کہ تا نگہ یونین کے صدر خادم حسین نے وفد کے ارکان کو یقین دلایا کہ اس علاقہ کے قادیانی غیر مسلموں کو اپنے تانگوں پر نہ بٹھانے کا عمل جاری رہے گا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا اس سلسلہ میں کسی بڑی سے بڑی قربانی دینے سے ہرگز دریغ نہیں کیا جائے گا۔ مولوی فقیر محمد نے کہا کہ چک نمبر ۵۶۳ گ ب کی ایک مسلمان بیوہ عورت فاطمہ بی بی جس کا لڑکا ریاض حسین سرگودھا ایم ای ایس میں ملازم ہے نے وفد کو بتایا کہ اس چک کے پانچ قادیانی آئے روز تنگ کرتے رہتے ہیں میرا کوئی مرد نہیں ہے اس نے روتے ہوئے استدعا کی کہ حکومت سے کہا جائے کہ قادیانیوں کے خلاف کارروائی کی جائے اس موقعہ پر چیئرمین یونین کونسل موجود تھے مولوی فقیر محمد نے مطالبہ کیا کہ اس چک کے قادیانیوں غیر مسلموں کی سرگرمیوں کو ختم کیا جائے قادیانیوں کے خلاف درج مقدمات کے جلد فیصلے کرائے جائیں۔ قادیانی نمبردار کو الگ کیا جائے اور مسلمانوں کے خلاف ڈکیتی کا جھوٹا مقدمہ جلد خارج کیا جائے متعلقہ تھانہ کی نا اہلی کا نوٹس لیا جائے۔

## عالمی مجلس کے رہنما مفتی احتشام الحق آسیا آبادی اندرون ملک دورے پر روانہ ہو گئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مکران کے ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ مولانا عبدالغفار ضامرانی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مکران ڈویژن اور مفتی احتشام الحق آسیا آبادی جوائنٹ سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان تبلیغی دورے پر تربت سے اندرون ملک روانہ ہو گئے ہیں۔ وہ کراچی، اندرون سندھ، اسلام آباد، پشاور، لاہور، ملتان، کوئٹہ اور دیگر علاقوں کا دورہ کر کے علماء اور سیاسی جماعتوں کے سرکردہ رہنماؤں سے مل کر ان کو ذکری فتنہ سے باخبر کریں گے۔ انہوں نے روانگی سے قبل کارکنان ختم نبوت کو اس سلسلے میں کام تیز تر کرنے کی ہدایت بھی کی۔

## حدود شریعت کے خلاف بینظیر کا بیان اسلامی احکام سے بغاوت ہے

دبئی (رپورٹر) جمعیۃ اہل السنۃ والجماعۃ متحدہ عرب امارات کے مرکزی راہنماؤں مولانا محمد نعیم، مولانا خلیل الرحمٰن، مولانا امیر محمد جان، حافظ بشیر احمد حمید، مولانا محمد شعیب

حقانی اور مولانا تاج محمد نے اسلامی حدود کے خلاف سابق وزیر اعظم کے حالیہ بیان پر سخت غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے اسے شریعت اسلامی کے ساتھ مذاق اور خدائی احکام سے کھلی بغاوت قرار دیا۔ انہوں نے کہا اسلامی حدود نص قرآنی سے ثابت ہیں ان سزاؤں کا مذاق اڑانا اور ان کی مخالفت کرنا اللہ کے احکام سے کھلی بغاوت ہے۔ اور عذاب خداوندی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

## قرآن و سنت کیخلاف دریدہ دہنی کرنے والے اپنے ایمان کی خیر منائیں۔

ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان بہاولپور حکیم محمد اختر اور حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد حنیف صاحب مہتمم و مدرس دار العلوم اسلامی مشن پاکستان بہاولپور نے اپنے مشترکہ اخباری بیان میں اس بات کا نوٹس لیا ہے کہ گزشتہ دنوں اخبارات میں سابق وزیر اعظم پاکستان اور کئی سابق ارکان اسمبلی اور عوامی نمائندوں کے بیان شائع ہوئے ہیں جس میں انہوں نے ہاتھ، پاؤں اور ناک کاٹنے کی سزا اور شریعت بل کے نفاذ کے خلاف اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا ہے جو کہ نہ صرف نص قطعی کے سراسر خلاف ہے بلکہ قرآن و سنت سے صریح مذاق ہے اس لیے اس کا انکار کفر ہے انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ چوروں کیلئے ہاتھ کاٹنے کی سزا قرآن مجید میں خود اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہے۔ اس لیے نص قطعی کے خلاف دریدہ دہنی کرنے والوں نے کفر کیا ہے اور اس کفر و الحاد و ارتداد کی سزا بھی قرآن اور حدیث میں موجود ہے۔

## بھکر ڈسٹرکٹ ہسپتال میں قادیانی ڈاکٹر کی تقرری پر احتجاج

بھکر آج تک امن و سکون کا گہوارہ رہا ہے۔ یہاں آج تک کوئی مذہبی جھگڑا نہیں ہوا۔ مگر یہ سکون دشمنان اسلام کی آنکھ میں خار بن کر کھٹکتا ہے۔ وہ یہاں کا امن و امان تباہ کرنے میں اپنی مذموم کوششوں میں رات دن لگے ہوئے ہیں۔ اس سلسلہ میں قادیانی پیش پیش ہیں۔ پہلے بھی اس ضلع میں قادیانی ملازمین کی بھرمار تھی کہ قادیانی مقدمہ ۲۹۸ء کے بعد ایک سازش کے تحت کئی قادیانی یہاں اہم حساس عہدوں پر بھیجے گئے جن میں ایک ڈاکٹر کی ڈسٹرکٹ ہسپتال بھکر میں تعیناتی ہے۔ یہ ڈاکٹر کم مذہبی جنون میں مبتلا سازشی قادیانی ہے۔ تھوڑے ہی دنوں میں اس نے ایسی چالیں چلنی شروع کر دی ہیں جو آگے چل کر بھکر کے امن و سکون کو تباہ کرنے کا پیش خیمہ ہو سکتی ہیں۔ اس نے بھکر کے عوام کے ایمان خراب کرنے کے ساتھ ساتھ دونوں ہاتھوں سے دولت کے لوٹنے کا ایک سلسلہ قائم کر لیا ہے۔ حکام بالا کے علم میں یہ بات اچھی طرح ہے کہ ضلع بھکر قادیانیت کے سلسلہ میں ایک حساس ضلع ہے۔ یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ ضلع بھکر کا کوئی مسلمان آج تک قادیانی نہیں بنا۔ ڈاکٹر مذکور اور دوسرے قادیانی ملازمین کی وجہ سے ضلع بھکر میں ایک اضطراب پیدا ہو چکا ہے۔ لہٰذا احکام بالا سے مطالبہ ہے کہ یہاں سے اس قادیانی ڈاکٹر سمیت تمام ملازمین کو تبدیل کیا جائے۔

---

# ڈسکہ کے ٹیلی فون ایکسچینج میں ایک ہی خاندان کے چار

## قادیانی افراد کی تقرری پر ڈسکہ میں احتجاج

ڈسکہ۔ ڈسکہ کی مساجد میں مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی۔ باوثوق ذرائع کے مطابق ڈسکہ ٹیلی فون ایکسچینج میں ایک ہی خاندان کے چار قادیانیوں کو ایک سازش کے تحت مسلط کر دیا گیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ والد سپروائزر کی حیثیت اور تین بیٹے اس کے ماتحت سرکاری ڈیوٹی پر فائز ہیں یہ گوجرانوالہ ڈی ای کی سازش کا نتیجہ ہے جس پر ڈسکہ کے مسلمانوں نے شدید غم و غصہ اور اضطراب کا اظہار کیا ہے۔ عوام الناس اور دینی جماعتوں نے متفقہ طور پر ڈی آئی جی کمشنر گوجرانوالہ اور اسسٹنٹ کمشنر ڈسکہ سے مطالبہ کیا ہے کہ ان مرزائیوں کو فی الفور ڈسکہ ٹیلی فون ڈیپارٹمنٹ سے نکالا جائے۔ اس قرارداد کے ذریعے حکومت کو وارننگ دی جاتی ہے کہ تمام اہم دفاتر سے مرزائیوں کو نکالا جائے اور اہم عہدوں پر فائز کرنے کی رسم ختم کی جائے۔ بصورت دیگر مرزائی مسلمانوں کے غیظ و غضب کا نشانہ بنیں گے اور تمام حالات کی ذمہ داری مقامی ضلع اور گوجرانوالہ ڈویژن پر عائد ہوگی ہم تمام مسلمان اپنے شدید جذبات کو اس قرارداد کے ذریعے اعلیٰ حکام کو وارننگ دیتے ہیں۔ مزید براہ جنگ لاہور کے مطابق ربوہ میں مرزائیوں کی مجلس شوریٰ کی شدید مذمت کرتے ہیں جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نظام کو فرسودہ کہا گیا۔ (نعوذ باللہ) کہا گیا کہ یہ نظام ہم رسال تک نہ چل سکا جبکہ مردود مرزا کا نظام ابھی چل رہا ہے۔ اس بیان کی شدید مذمت کی جاتی ہے اور مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وفاقی حکومت اس کا نوٹس لے۔

---

## مولانا حافظ ولی محمد کو صدمہ

مولانا حافظ ولی محمد صاحب صدر شعبہ تبلیغ و خطیب مرکزی جامع مسجد قاسم العلوم فقیروالی کے والد حاجی سراج الدین صاحب مختصر علالت کے بعد نوے برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔ مرحوم نہایت ہی دیندار صوم و صلوٰۃ کے پابند حضرت رائپوری کے مریدین میں سے تھے مرحوم کی نماز جنازہ پیر محل میں ادا کی گئی جس میں مختلف سیاسی سماجی اور مذہبی جماعتوں کے سربراہوں کے علاوہ عوام نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ خان محمد بخش چیئرمین بلدیہ فقیروالی، کونسلران بلدیہ جامع قاسم العلوم فقیروالی کے مہتمم مولانا محمد قاسم قاسمی اور چوہدری اشرف الاسلام سابقہ چیئرمین بلدیہ نے حافظ ولی محمد اور مرحوم کے دیگر پسماندگان سے اظہار تعزیت کیا اور مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات کیلئے دعا کی۔

| بقیہ | دو اہم استفتاء |
|---|---|

بقیہ: دو اہم استفتاء

رائے گرامی فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی عبد الکریم صاحب مہتمم مخزن المدارس کراچی باسمہ تعالیٰ: قادیانیوں کے تمام فرقے بہ اجماع امت مرتد ہیں ان کے ساتھ کسی قسم کا نرم سلوک شرعاً جائز نہیں ہے بجز سہ روزہ مہلت کے جو ابتداء میں دی جاتی ہے اسی میں عزت و احترام کے ساتھ دفنانا بھی ہے ان مرتدین کے ساتھ یہ سلوک بھی شرعاً ممنوع ہے اور ناجائز ہے مسلمانوں میں سے کسی نے اگر ایسا کیا ہو تو وہ بھی قابل تعزیر ہے۔

حضرت مولانا سیف اللہ صاحب حقانی نے اس سلسلہ

میں جو حکم لکھا ہے وہ بنہایت صحیح ہے واجرہ علی اللہ تبارک وتعالیٰ

عبدالکریم غفرلہ از نظم المدارس کراچی
۲۷ ج ۲ ۱۴۱۰ھ ۲۶/۱/۹۰

# قادیانی مرتد ہیں ان سے تعلقات جائز نہیں

## دار العلوم فاروق اعظم ناظم آباد کا فتویٰ

سوال :- کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام بیچ اس مسئلہ کے کہ میرا ایک دوست جو کہ قادیانی ہے اور میری اس کے ساتھ بہت پرانی دوستی ہے پہلے تو مجھے پتہ نہیں تھا کہ وہ قادیانی گروپ کا ہے اب پتہ چلا ہے تو مجھے پتہ چلا ہے کہ مجھ سے کوئی گناہ ہو گیا ہو اور میں نے سنا ہے کہ یہ لوگ کافر قرار دیئے جا چکے ہیں اور میں کئی دفعہ ان کے گھر سے کھانا بھی کھا چکا ہوں اور وہ ہماری طرح نماز بھی نہیں پڑھتا جمعہ وغیرہ وہ اپنی عبادت گاہ میں جا کر پڑھتا ہے آپ برائے مہربانی قرآن وسنت کی روشنی میں مجھے بتائیں کہ میرا ان کے ساتھ رہنا اور ان کے گھر کا کھانا کھانا شرعاً درست ہے یا نہیں میں اس مسئلہ میں کافی پریشان ہوں مجھے جلدی جواب دیں عین نوازش ہوگی۔

(المستفتی محمد عارف لاہور)

## الجواب

قادیانی چاہے وہ اپنے آپ کو احمدی گروپ کہلائے یا لاہوری گروپ شریعت محمدیہ کی رو سے وہ صرف غیر مسلم ہی نہیں بلکہ مرتد ہیں۔

آپ نے جو سنا ہے کہ یہ لوگ کافر قرار دئے جا چکے ہیں بالکل صحیح بات ہے پاکستان کی قومی اسمبلی تو جیتو دور میں ان کو اقلیت بھی قرار دے چکی ہے ان کی اذان نماز اور کلمہ وغیرہ سب کچھ الگ ہیں نیز ختم نبوت کے منکر ہیں اس کے باوجود وہ اپنے آپ کو مسلمان دعویٰ کرتے ہیں اس لئے وہ کافر ہی نہیں بلکہ مرتد بھی ہیں۔

ہماری شریعت مطہرہ نے تو غیر مسلموں سے بھی دلی محبت و اخوت رکھنے کی اجازت نہیں دی۔ البتہ ان کے ساتھ معاملات یعنی کاروباری تعلق لین دین اجارات وغیرہ کی اجازت دے رکھی ہے حتیٰ کہ بوقت ضرورت اٹھنے بیٹھنے اور کھانے پینے کی بھی گنجائش ہے لیکن مرتد کے ساتھ کسی قسم کا تعلق جائز نہیں بلکہ ہر معاملہ میں ان سے بائیکاٹ کرنا ایمانی تقاضا ہے۔

آپ سے لاعلمی میں جو کچھ ہو گیا اس سے توبہ استغفار کر کے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہیے اور آئندہ کے لئے بالکل احتیاط کیجئے۔ قرآن وسنت کی روشنی میں قادیانی کے ساتھ کی نا چیار رہن سہن اور ان کے رسم ورواج اور غمی وخوشی میں شریک ہونا جائز نہیں اور نہ ان کو اپنے کسی رسم ورواج میں بلانا جائز ہے اگر کوئی شخص جان بوجھ کر ان کی کسی غمی وخوشی میں شریک ہو گیا یا ان کے گھروں میں کھانے وغیرہ میں شامل ہو گیا تو خطرہ ایمانی سے خالی نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقیدہ ختم نبوت پر رہنے اور مرتد کی ہر قسم کی سازش سے بچنے کی توفیق دے۔

شبیر احمد کوملی دار الافتاء فاروق اعظم کراچی
الجواب صحیح محمد آصف قاسمی

---



ردِ قادیانیت پر معلومات افزا، ایمان پرور، جہاد آفرین اور حقائق افروز

## کتب

| کتاب | مصنف | قیمت |
|---|---|---|
| قادیانی مذہب | پروفیسر الیاس برنی | ۱۰۰ روپے |
| ملت اسلامیہ کا موقف | قومی اسمبلی میں عرضداشت | ۳۰ ، |
| ماہنامہ قومی ڈائجسٹ کا قادیانیت نمبر | | ۱۵/۔ ، |
| خاتم النبیین | الشیخ انور شاہ کشمیری | ۱۶/۔ ، |
| التصریح (عربی) | ، ، ، | ۳۰/۔ ، |
| سوانح مرزا محمد علی جالندھری | ڈاکٹر غفاری | ۲۵/۔ ، |
| تحریک ختم نبوت | آغا شورش کاشمیری | ۳/۔ ، |
| اسلام اور قادیانیت | مولانا عبد الغنیؒ | ۲۰/۔ ، |
| قادیانی کیوں مسلمان نہیں | مولانا محمد منظور نعمانی | ۲/۔ روپے |
| ہدیۃ المہدیین (عربی) | مولانا مفتی محمد شفیع | ۵/۔ ، |
| مرزائی نامہ | مولانا مرتضیٰ خان میکش | ۵/۔ ، |
| محمد شفیع جمانی | | ۲۵ ، |
| شہادت القرآن | میر ابراہیم سیالکوٹی | ۲۰ ، |
| حیات ملک | لاڑے کمال | ۵/۔ ، |
| احتساب قادیانیت | مولانا لال حسین اختر | ۳۰ ، |
| ایمان پرور یادیں حصہ دوم | مولانا اللہ وسایا | ۳۰ ، |
| حضرت مسیح مرزا قادیانی کی نظر میں | مولانا لال حسین اختر | ۴/۔ ، |
| ختم نبوت اور بزرگان امت | | ۲۰ ، |
| مرزا قادیانی کی آسمان پیمانی | مولانا عبد الرحیم اشعر | ۴۰ ، |
| نزول مسیح علیہ السلام | مولانا محمد یوسف لدھیانوی | ۲/۔ ، |
| قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین | ، ، | ۲/۔ ، |
| المہدی والمسیح | ، ، | ۲/۔ ، |
| الہامی کرشمے | ، ، | ۲/۔ ، |
| قادیانی جنازہ | مولانا محمد یوسف لدھیانوی | ۲/۔ روپے |
| شناخت | ، ، | ۲/۔ ، |
| مرزا قادیانی بقلم خود | ، ، | ۲/۔ ، |
| قادیانیوں اور دوسرے کافروں کے درمیان فرق | | ۲/۔ ، |
| قادیانی مردہ | ، ، | ۲/۔ ، |
| مرزائی اور تعمیر مسجد | ، ، | ۲ ، |
| قادیانیوں کو دعوت اسلام | ، ، | ۲/۔ ، |
| مرزا طاہر کے مباہلہ کے جواب میں | ، ، | ۲/۔ ، |
| غدار پاکستان ، ڈاکٹر عبد السلام | ، ، | ۲/۔ ، |
| امتناع قادیانی آرڈیننس | ، | ۲/۔ ، |
| حیا کر گرگٹ | عبد الرحمن یعقوب باوا | ۲/۔ ، |
| ایمان پرور یادیں | مولانا اللہ وسایا | ۲/۔ ، |
| قادیانیت کا سیاسی تجزیہ | صاحبزادہ طارق محمود | ۲/۔ ، |
| قادیانی قیادت پر ایک نظر | مولانا عزیز الرحمن جالندھری | ۲/۔ ، |
| قادیانی مقاصد و عزائم | مولانا تاج محمودؒ | ۲/۔ ، |
| عشق خاتم النبیین | طاہر رزاق | ۲/۔ ، |
| ضیاء الحق کو قتل کس نے کیا؟ | عبد المجید رحمانی | ۲/۔ ، |
| عاشقان مصطفےٰ کہاں ہیں! | | ۲/۔ ، |
| پیمرہ قادیانیت | | ۲/۔ ، |
| آستین کے سانپ | | ۲/۔ ، |
| قرآن مجید میں رد و بدل قادیانیوں کی بھیانک سازش | | ۲/۔ ، |
| مجرم اسلام | طاہر رزاق | ۲/۔ ، |
| ہم ختم نبوت کا کام کیسے کریں | ، | ۲/۔ ، |

مجلس چونکہ ایک تبلیغی ادارہ ہے اس لیے کتابوں پر صرف لاگت وصول کی جاتی ہے۔ اس لیے کمیشن نہیں دیا جائے گا۔ ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہوگا۔ ۲ روپے کے کتابچے کے لیے آپ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج سکتے ہیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

**KHATIME NUBUWWAT**
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

# قادیانی پاکستان کو توڑنا چاہتے ہیں؟

کراچی و حیدرآباد کے خونی فسادات اور اندرون سندھ ہلاکو و چنگیز خان جیسی قتل و غارت گری میں

## بنیادی ہاتھ قادیانی تربیت یافتہ گوریلوں کا ہے

مشتے نمونہ از خروارے چند شواہد ملاحظہ ہوں۔

- اس لئے کہ پاکستان قادیانی عقیدے کے مطابق اللہ کی مرضی کے خلاف بنا ہے اور آنکے جھوٹے نبی کے بیٹے اور جانشین مرزا محمود نے **پاکستان توڑنے کا عہد کیا تھا** ملاحظہ ہو اخبار الفضل قادیان ۵ اپریل ۱۹۴۷ء، ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء

- اس لئے کہ جعلی خاندان نبوت کی لاشیں اس وصیت کے ساتھ ربوہ میں دفن ہیں کہ جب بھی حالات سازگار ہوں لاشیں قادیان لیجائی جائیں گی۔ (بحوالہ انٹرویو ظفر اللہ قادیانی رسالہ آتش فشاں لاہور)

- اس لئے کہ ۱۹۵۳ء میں امت مسلمہ کے ہزارہا مسلمانوں نے ان کے خلاف جہاد کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔

- اس لئے کہ ۱۹۷۴ء کی دستور ساز اسمبلی میں امت مسلمہ کے منتخب نمائندوں نے متفقہ طور پر انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

- اس لئے کہ ان کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر نے لندن میں کہا کہ "**سندھ میں افغانستان کے حالات پیدا ہو جائیں گے**" (دیکھئے روزنامہ جنگ لاہور ۱۹ اپریل ۱۹۸۵ء)

- مرزا طاہر کا یہ بیان کہ "اللہ تعالیٰ پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اللہ تعالیٰ اس ملک کو تباہ کر دے گا۔ آپ بے فکر رہیں چند دنوں میں آپ خوشخبری سنیں گے کہ یہ ملک صفحہ ہستی سے نابود ہو جائے گا" چٹان لاہور ۱۸ ۸ ۱۹۸۶ء

- اس لئے کہ اندرون سندھ پر تشدد واقعات مثلاً معزز شہریوں کو اٹھوا کر اس پر لاکھوں روپے وصول کرنا، ریلوے اسٹیشن جلانا، ریلوے لائن اکھاڑنا وغیرہ انہیں **مقامات پر ہوئے جہاں قادیانی آباد ہیں** مثلاً باندھی، دوڑ، مورو، شہداد پور، ہالا روڈ، صوبھو ڈیرو اور ضلع تھر پارکر کے علاقہ کنری کے متعدد ریلوے اسٹیشن وغیرہ۔

- اس لئے کہ قائداعظم یونیورسٹی میں پاکستان دشمنی روس دوستی اور افغانستان کی موجودہ حکومت کی حمایت پر مبنی پمفلٹ دکانوں میں رات کے اندھیرے میں پھینکتے ہوئے **پکڑا جانیوالا لیکچرار قادیانی تھا جو مرزا قادیانی کے پہلے جانشین کا پوتا تھا۔** جسے سزا ہوئی (دیکھئے جنگ کراچی، نومبر ۱۹۸۱ء) ——— قادیانی آپ کے اور پاکستان کے دشمن ہیں اپنے دشمنوں کو پہچانئے۔

**عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم**